اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ جَوَامِعِ الْکَلِمِ

عقائد، عبادات اور پند و نصائح پر مشتمل احادیث صحیحہ کا شاہکار مجموعہ

خوشبوئے رسالت

مرتبہ

مفسر قرآن ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج

مفتی غلام حسن

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور - کراچی پاکستان

نام کتاب	خوشبوئے رسالت
مرتبہ	علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح وتخریج	مفتی غلام حسن
زیر اہتمام	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	FQ26

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔فون:۔37221953 فیکس:۔042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون:37247350۔فیکس042-37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔021-32212011-32630411۔فیکس:۔021-32210212

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Website:- www.ziaulquran.com

فہرست

(۱) تین خصلتوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم 15
(۲) بدمذہبوں سے مجتنب رہنے کا حکم 15
(۳) کامل مومن کی علامت 16
(۴) اہل قرآن چکڑالویوں کی مذمت 16
(۵) بڑی جماعت اہل سنت کے ساتھ رہنے کا حکم 17
(۶) بدمذہبوں کے لیکچر اور وعظ میں جانے کی ممانعت 17
(۷) مزارات وغیرہ پر جا کر نذر مانی ہوئی قربانی کرنے یا حاضر ہونے کی اجازت 18
(۸) نذر ماننے کے لیے کلیہ قاعدہ 19
(۹) ایمان کامل بنانے کا قاعدہ 19
(۱۰) فقہ پر عمل اور فقہ والوں کی فضیلت 20
(۱۱) فقہ جاننے والے اسلام میں بہترین لوگ ہیں 20
(۱۲) زمانہ صحابہ سے ہمارا تقابل 21
(۱۳) شیطان سے محفوظ رہنے کی بہترین صورت بڑی جماعت میں رہنا ہے 21
(۱۴) بڑی جماعت سے جدا ہونے والا حدودِ اسلامی سے نکلنے والا ہے 22
(۱۵) بدعقیدہ کی تعظیم کرنا خلاف مذہب ہے 22
(۱۶) حدیث ناسخ قرآن نہیں اور قرآن ناسخ حدیث ہو سکتا ہے 22
(۱۷) پہلی حدیث کی آخری حدیث ناسخ ہو سکتی ہے 23
(۱۸) شیطانی وسوسوں سے مجتنب رہنے کا حکم 23
(۱۹) عمل یا عقیدہ خراب ہوئے بغیر خیال پر مواخذہ نہیں 24

(۲۰) نماز میں آمین خفی کا حکم 25
(۲۱) نماز میں آمین خفی کہنے پر ثواب 25
اعتراض اور اس کا جواب 27
(۲۲) حضور ہمیشہ آمین بالخفا فرماتے تھے 27
(۲۳) حضور آمین آہستہ کہتے تھے 28
(۲۴) خلفاء راشدین کا اتباع ضروری ہے 28
(۲۵) بدعقیدہ کا رد مومن کا کام ہے اور اُن سے میل رکھنے والا بے ایمان 29
(۲۶) آہستہ آمین پر مزید دلائل 30
(۲۷) حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما آہستہ آمین کہتے تھے 30
(۲۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر کی تین رکعات پڑھیں 31
(۲۹) مسلمان میت پاک ہوتی ہے اور اس کا بوسہ لینا مسنون ہے اور آنسوؤں سے رونا سنت 31
(۳۰) میت پر ماتم کرنا خلاف اسلام ہے 32
(۳۱) میت کے جنازہ پر نوحہ بکا ممنوع ہے 32
(۳۲) قبر پر پڑھنے کی دُعا 33
(۳۳) میت بھی دیکھتی ہے 33
(۳۴) قبروں کی زیارت کا حکم 34
(۳۵) قبر پر سلام کرنے والے کو میت جواب سلام دیتی ہے 34
(۳۶) صاحب قبر اپنے زائرین کو پہچانتا ہے 35
(۳۷) قبر پر پڑھنے کی دعا اور میت کا سننا 35
(۳۸) جنازہ کے ساتھ عورتوں کو جانے کی ممانعت 36
(۳۹) اہل میت کے یہاں رشتہ داروں کی طرف سے کھانا بھیجنے کی اصل 36
(۴۰) میت بعد دفن لوگوں کے واپس لوٹنے کو جانتی ہے 37

(۴۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے ہر شے کھول دی اور آپ نے جان لیا 37
(۴۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعطاء الٰہی ہر شے کا علم ہے 38
(۴۳) حضور جنتی و دوزخی کو جانتے تھے 39
(۴۴) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئندہ حال سے واقف تھے اور بے جانوں پر حکمران 40
(۴۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلوہ عثمانی کا علم تھا 41
(۴۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا رفیق جنت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا 42
(۴۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں اعمال کی کیفیت بھی تھی 42
(۴۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ قیامت کے دن کس طرح محشور ہوں گے 43
(۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی صحابی کو گالی دینے والا ملعون ہے 43
(۵۰) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل وفات صدیق اکبر کو خلیفہ بنا چکے تھے 44
(۵۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو قیامت تک کے حالات بتا دیئے 44
(۵۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار میں قیامت تک کی سب باتیں بتائیں 45
(۵۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عالم کو مشرق سے مغرب تک دیکھ لیا 46
(۵۴) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور تمام عالم کو جانا 47
(۵۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کو مثل کف دست دیکھ رہے ہیں 48
(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی شہادت درندوں نے بھی دی 49
(۵۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے آگے شیر جھکتے ہیں 50
(۵۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شجر و حجر سلام کرتے اور صحابہ سنتے تھے 51
(۵۹) ایک لوٹا پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو آدمیوں کو وضو کرایا 51
(۶۰) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کی خوراک سے اسی آدمی شکم سیر کیے 52
(۶۱) صدقہ کو غیر اللہ کے نام سے مشہور کرنا سنت ہے 55
(۶۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بغیر ایمان کامل نہیں 56
(۶۳) مسجد بنانے والے کو جنت میں گھر ملتا ہے 57

(۶۴) مسجد میں جانے آنے کی دعائیں 57
(۶۵) مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد پڑھے 57
(۶۶) ایمان کامل کی علامات 58
(۶۷) سات مہلک باتوں سے بچنے کا حکم 58
(۶۸) اخیر زمانہ کے دجالوں کی علامت 59
(۶۹) مسلمانوں کی بڑی جماعت میں رہو، ورنہ جہنم میں جاؤ گے 60
(۷۰) فتنہ وفساد کے وقت حضور ﷺ کی تعلیم میں نجات ہے 60
(۷۱) علم عالموں کی موت سے اٹھ جائے گا اور جاہل عالم ہو جائیں گے 61
(۷۲) ایک فقیہ ہزار عابدوں سے شیطان پر زیادہ گراں ہے 61
(۷۳) دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے ایک مبارک دوسرا منحوس ہے 62
(۷۴) وضو کرنے والے کی تمام خطائیں معاف ہو جاتی ہیں 62
(۷۵) مسنون طریقہ پر وضو کرنے کی حدیث 62
(۷۶) پاخانہ جاتے وقت یہ دعا مسنون ہے 63
(۷۷) حضور ﷺ کو چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی 64
(۷۸) حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں 65
(۷۹) حضور ﷺ آدم علیہ السلام سے پہلے نبی تھے 66
(۸۰) حضور ﷺ کا نظیر محال ہے اور چند خاصہ 66
(۸۱) حضور ﷺ نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب فرمایا 66
(۸۲) پاخانہ سے باہر آنے کی دعا 67
(۸۳) مسواک کرنے کی فضیلت 67
(۸۴) وضو مسواک کے ساتھ ستر درجہ افضل ہے 68
(۸۵) سو کر اٹھے تو اول تین بار ہاتھ دھولے 68
(۸۶) کافر مردے بھی ہم سے زیادہ سنتے ہیں 68

(۸۷) نوحہ کرنے والے اور ان کا ساتھ دینے والے ملعون ہیں 70
(۸۸) اذان دیتے ہوئے کلمہ کی انگلی کانوں میں دی جائے 70
(۸۹) حضور ﷺ کا بعد وفات وہی ادب ہے جو عین حیات میں تھا 70
(۹۰) امام کے پیچھے مقتدی کچھ نہ پڑھے 71
(۹۱) امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں چاہیے 72
(۹۲) امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے 72
(۹۳) نماز کے بعد تسبیح جس سے خطائیں معاف ہوں 72
(۹۴) ہر قسم کی دینی و دنیاوی ذلتوں سے محفوظ رہنے کی دعا 73
(۹۵) جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے 73
(۹۶) عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے گھروں میں زیادہ ثواب ہے 74
(۹۷) عطر لگا کر عورت باہر نکلے تو وہ زانیہ ہے 74
(۹۸) صفیں سیدھی رکھنے کا حکم 75
(۹۹) صدقہ غریب رشتہ دار کو دیا جائے تو صلہ رحمی کا بھی ثواب ہے 75
(۱۰۰) روزہ میں سحری باعث برکت ہے 75
(۱۰۱) روزہ افطار کرنے کی دعا 76
(۱۰۲) روزہ افطار کرنے کی دعا 76
(۱۰۳) رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی تاریخیں 77
(۱۰۴) جامع دعا جو حضور ﷺ خود پڑھتے تھے 77
(۱۰۵) قیامت ہونے سے پہلے مدینہ بے دینوں سے پاک ہو جائے گا 78
(۱۰۶) مدینہ جانے، وہاں رہ کر تکالیف پر صبر کرنے اور وہاں مرنے کی فضیلت
(۱۰۷) حضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت حضور ﷺ کی زیارت ہے 79
(۱۰۸) جوا حرام ہے 79
(۱۰۹) سرخ لباس والے کو حضور ﷺ نے جواب سلام نہ دیا 80

(۱۱۰) شطرنج مجیوں کا جوا ہے 80

(۱۱۱) شطرنج کی مذمت 80

(۱۱۲) شطرنج کھیلنے والا گناہگار ہے 81

(۱۱۳) جاندار کی تصویر بنانا سخت گناہ ہے 81

(۱۱۴) کبوتر بازی شیطانی کام ہے 81

(۱۱۵) کلونجی سوائے موت کے ہر بیماری کی دوا ہے 82

(۱۱۶) منتر جنتر بھی استعمال کرنے جائز ہیں، بشرطیکہ شرک کی باتیں نہ ہوں 82

(۱۱۷) مسہلوں میں شافی مسہل سناء کی ہے 82

(۱۱۸) علاج کرو مگر حرام چیز سے مجتنب رہو 83

(۱۱۹) حضور ﷺ کی شکل شیطان خواب میں نہیں آ سکتا 83

(۱۲۰) حضور ﷺ کے دست اقدس اور پائے مبارک صحابہ نے چومے 84

(۱۲۱) حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں تراویح ۲۰ رکعت اور تین وتر جماعت سے ہوتے تھے 84

(۱۲۲) مقتدی پر قرأت لازم نہیں 85

(۱۲۳) نجد سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور فتنہ وفساد 85

(۱۲۴) امت مرحومہ کی خطاء سہوی و جبری اللہ معاف کرے گا 86

(۱۲۵) حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے کو مبارک باد 86

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ

وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

چند دن پیشتر میرے پاس جامعہ حسنات العلوم کے ناظم الحاج عبدالقیوم اشرفی صاحب تشریف لائے اور حدیث کا یہ مجموعہ پیش کر کے فرمایا کہ اس پر کام کرنا ہے۔ اگرچہ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اول و آخر سے کچھ حذف ہے یا مکمل ہے تاہم جو کچھ ہے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

کائنات عالم میں ہدایت کا اصل ذریعہ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، ان ہی سے صداقت کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور دنیا کو بقعۂ نور بنا دیتی ہیں، ان ہی سے اخوت و مروت کی شمعیں جلتی ہیں اور بغض و کینہ اور فساد کے تاریک گوشوں کو منور کرتی ہیں۔ دنیا میں کوئی بھی حقیقت و ماہیت کے لحاظ سے ان کی مثل اور فضائل و کمالات کے لحاظ سے ان کا ہمسر نہیں ہوتا۔ ہر نبی و رسول اپنی قوم میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے، اس کی خوشنودی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء:80)

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"۔

سابقین انبیاء کرام علیہم السلام جن شریعتوں اور اسوۂ ہائے زندگی کو لے کر آتے رہے وہ انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط نہ تھے، اس لیے ایک جامع اور کامل نبی کی ضرورت تھی جس کی سیرت میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے ہدایت ہو، قیامت تک پیش آنے والے حالات اور مسائل میں کوئی مسئلہ نہ ہو، مگر اس نبی کی شریعت میں اس کے لیے

راہنمائی موجود ہو اور اس کی شریعت میں رنگ و نسل، خاندان و قبیلہ، زبان و بیان کی کوئی قید نہ ہو، جس کا پیغام زمانہ بعثت سے قیامت تک پیدا ہونے والے ہر انسان کے لیے ہدایت ہو، پس اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے قیامت تک آنے والی نسلوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا (اعراف:158)

"میں تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

نور الہدیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی آمد نے انسان کو حقیقی کامیابی و کامرانی اور فلاح و بہبود کا راستہ دکھایا، غاروں کی تاریکیوں کو روشن کرنے والے اس ہستی نے دنیا اور دنیا کے تمام انسانوں کے دلوں تک کو تابندہ و درخشندہ فرما دیا۔ آپ (ﷺ) نے ایسا جامع نظام حیات، مکمل ضابطہ زندگی اور بے داغ فلسفہ عمل پیش فرمایا جس کی مثال ممکن ہی نہیں۔ آپ نے نہ صرف بت کدوں کو توڑا، بلکہ فرسودہ رسومات اور بیہودہ نظریات کی بھی بیخ کنی کی۔ فرقہ پرستی و قبیلہ پروری کے بتوں کو پاش پاش کیا اور ہر طرف پست کو اتنا بلند و بالا کیا کہ کالے اور گورے، امیر اور غریب، آقا و غلام، سردار اور کاشت کار کا امتیاز ختم ہو گیا۔ اخوت و محبت کا ایسا مضبوط اور پختہ رشتہ قائم فرمایا کہ حبش کے بلال، روم کے صہیب اور ایران کے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ایک ہی خاندان کے فرد بن گئے۔

عقائد ہوں یا اعمال، معاشیات ہوں یا سیاسیات کسی بھی پہلو سے بے مثل و بے نظیر آقا نے کسی اور در پر دریوزہ گری کا محتاج نہیں رہنے دیا۔

آپ کی تعلیمات و ارشادات کو اللہ تعالیٰ نے صرف صحابہ ہی نہیں، بلکہ قیامت تک آنے والوں کے لیے اسوۂ حسنہ اور نمونہ عمل قرار دیا۔

اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام اور آپ کے افعال کا کس ذریعے سے علم ہوگا؟ تاکہ وہ اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھال سکیں گے۔ اس کا جواب سوائے اس کے نہیں کہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع مجموعہ

ہائے احادیث سے ممکن ہے۔

احادیث مقدسہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے، تو نہ صرف حضور کی دی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے، بلکہ قرآن کریم کی دی ہوئی ہدایات سے بھی مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بلاشبہ ہدایت کے لیے قرآن کریم نازل فرمایا، لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کر دی۔ ارشاد فرمایا:

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ (نحل:44)

نیز بموجب ارشاد باری تعالیٰ:

یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ (اعراف:157)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے صرف معلم و مبین اور "شارح" ہی نہیں، بلکہ "شارع" بھی ہیں۔ آپ نے شکار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، اسی طرح دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا۔ ظاہر ہے ان احکام کا علم صرف احادیث ہی سے ممکن ہے۔ اس اہمیت و ضرورت کے پیش نظر حضرات صحابہ کرام نے احادیث مقدسہ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال، افعال، احوال، تعلیمات مقدسہ اور سیرت طیبہ کی ایک ایک ادا کو نہ صرف عملی طور پر اپنایا اور اپنے سینوں میں محفوظ کیا، بلکہ اس امانت کو آنے والی نسل تک منتقل کیا، حتیٰ کہ عہد رسالت اور دور صحابہ سے روایت کا جو سلسلہ شروع ہوا، بغیر کسی انقطاع کے آج تک امت مسلمہ میں جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔

پس رحمت و نور کی موسلا دھار بارش ہو، راویان حدیث کے اس مقدس گروہ پر جس کے اخلاص و ایثار، منت و احسان، محنت و جفاکشی، جان نثاری، جگر سوزی، سفر پیہم، حیرت انگیز مہم، لگاتار قربانی اور سعی مسلسل کے ذریعے سرور کونین ﷺ کے اقوال و افعال، احوال و کوائف اور فرمودات و ارشادات کا مقدس نورانی ذخیرہ احادیث کی ضخیم ترین کتب میں محفوظ ہو کر پندرہویں صدی ہجری میں پیدا ہونے والے افراد امت تک پہنچا۔

سطور بالا سے حدیث کی دینی ضرورت پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ جن پاک طینت

مسلمانوں کو اسلام اور قرآن، عزیز ہے اور جو اپنے آپ کو اس امت مسلمہ کا ایک فرد سمجھتے ہیں جو سینکڑوں برس سے ان ہی متوارث روایات اور مربوط دینی وفکری تہذیب کے ساتھ زندہ و تابندہ ہے، تو انہیں حدیث پر اعتماد کرنے کے لیے کسی دلیل کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

البتہ جو لوگ از راہ نفاق حدیث کا انکار کرتے ہیں اور اپنی اس شقاوت کو چھپانے کے لیے قرآن کا نام لیتے ہیں، وہ درحقیقت قرآن کریم کی پیروی سے بچنے کے لیے اور سادہ لوح عوام اور نام نہاد تعلیم یافتہ گروہ کو شکوک وشبہات کے اندھیرے میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

اس فرقہ ضالہ کی ابتداء دوسری صدی ہجری کے اوائل میں ہوئی۔ خوارج اور معتزلہ نے سب سے پہلے فتنہ انکار حدیث کو ہوا دی، لیکن ہر دور کے علماء حق نے اس فتنے کا بڑی جرأت اور پامردی سے مقابلہ جاری رکھا خصوصاً امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام غزالی، محمد بن ابراہیم وزیر علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ نے بلیغ رد فرمایا۔ بعد میں یہ مسئلہ اصول فقہ کی کتابوں کا جز بن گیا اور یہ کافی عرصہ تک دبا رہا اور اسے سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔

تیرہویں صدی میں اس فتنے نے پھر سر اٹھایا، لیکن اب اس کا مرکز عراق کی بجائے ہند کی سرزمین بنا۔ سرسید احمد خاں اور مولوی چراغ علی نے ابتداء کی۔ پھر مولوی عبد اللہ چکڑالوی نے اس کا بیڑا اٹھایا۔ بعد میں مولوی احمد الدین امرتسری نے اس کی قیادت کی۔ پھر اسلم جیراج پوری اس فتنہ کو لے کر آگے بڑھا، اس کے بعد مولوی محمد علی (سمن آباد لاہور) ڈاکٹر فضل الرحمٰن، چوہدری غلام احمد پرویز نے رفتہ رفتہ اسے ضلالت کی آخری حد تک پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے وسیلہ سے تمام اہل ایمان کو اس فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین (ماخوذ)

زیر نظر مجموعہ (شمیم رسالت) میں مفسر قرآن غازیٔ کشمیر، مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ ابو الحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ نے گلشن احادیث سے رنگا رنگ پھول چن کر ایک گلدستہ سجایا اور حضور ﷺ کی امت کو پیش کر دیا ہے جس میں سینکڑوں مسائل کا حل قارئین کرام کو ملے گا، بالخصوص بہت سارے اختلافی مسائل کو خواہ ان کا تعلق فقہ سے ہو یا عقائد سے،

احادیث مبارکہ کی روشنی میں حل فرمایا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین علیہ و الہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم برحمتك یا ارحم الراحمین

اب جس کے دل میں آئے پائے وہ روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سر بام رکھ دیا

مفتی غلام حسن قادری
دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

(۱) تین خصلتوں سے مجتنب رہنے کی تعلیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَ مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُرِيْقَ دَمَهٗ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا اللہ جل شانہ کو تین قسم کے آدمیوں سے بغض ہے۔

۱۔ حرم میں الحاد و کجروی کرنے والا۔

۲۔ رسوم جہالت کو اسلام میں جاری ہونے کو چاہنے والا۔

۳۔ مسلمان کا خون ناحق چاہنے اور مسلمان کے خون کو بہانے والا۔

(۲) بدمذہبوں سے مجتنب رہنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ بچنا ایسے

1۔ بخاری، مسلم مقدمہ۔ باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 12، حدیث 6-3
و بخاری، باب من طلب دم امرئ بغیر حق، حدیث 6882

2۔ مسلم، الصحیح، مقدمہ، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 12، حدیث 7

لوگوں سے اور بچانا ان کو اپنے سے تا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈال دیں۔

(۳) کامل مومن کی علامت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَاجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید اکرم ﷺ نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو خدا کی منع کی ہوئی چیز کو چھوڑ دے (یعنی ایک ہجرت وہ ہے کہ دارالاسلام کو جائے۔ لیکن یہ ہجرت بھی بہترین ہجرت ہے کہ ممنوعات کو ترک کردے)۔

(۴) اہل قرآن چکڑالویوں کی مذمت

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ اَوْ نَھَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید عالم ﷺ نے بطور تنبیہ فرمایا کہ میں تم میں کسی کو ایسا دیکھنا نہیں چاہتا کہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور جب میرا کوئی حکم اس کے پاس آئے، جس میں میں نے کچھ کرنے کو کہا ہو یا کسی بات سے منع کیا ہو تو کہے میں اس کو نہیں جانتا۔ جو کچھ قرآن میں ملا

1۔ اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الرقاق، حدیث 6119
مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام، جلد 1، صفحہ 65
ابن حبان، جلد 2، صفحہ 124، حدیث 399
2۔ ترمذی، بخاری، کتاب الفتن باب فضائل القرآن بالترتیب

اس کی ہم نے پیروی کرلی۔

(۵) بڑی جماعت اہل سنت کے ساتھ رہنے کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ(1)

خلاصہ ترجمہ

سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا کہ بڑی جماعت کی پیروی کرو، جو علیحدہ ہوا جماعت سے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(۶) بدمذہبوں کے لیکچر اور وعظ میں جانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَتَاہُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَھُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ نَّکْتُبَ بَعْضَھَا فَقَالَ اَمُتَھَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَھَوَّکَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِھَا بَیْضَآءَ نَقِیَّۃً وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ(2)

خلاصہ ترجمہ

مدنی تاجدار ﷺ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو عرض کی: حضور ہم یہود سے باتیں سنتے ہیں، کیا حضور ﷺ ہمارے لیے مناسب تصور فرماتے ہیں کہ ہم ان کی باتوں سے بعض لکھ لیا کریں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا، کیا تم بہک گئے ہو جس طرح یہود ونصاریٰ بہک گئے ہیں۔ بے شک میں تمہارے پاس روشن شریعت اور صاف حکم لایا ہوں۔ اب تمہیں کسی شریعت دینی کی

1۔ ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب التمسک بالجماعۃ
2۔ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن

ضرورت نہیں اور اگر موسیٰ علیہ السلام بھی بقید حیات ظاہری زندہ ہوتے تو انہیں بغیر میری پیروی چارہ نہ ہوتا۔

(۷) مزارات وغیرہ پر جا کر نذر مانی ہوئی قربانی کرنے یا حاضر ہونے کی اجازت

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَآءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے زمانہ سرورِ عالم ﷺ میں نذر مانی تھی کہ وہ ایک اونٹ مقام بوانہ پر جا کر قربانی کرے (بوانہ ایک موضع کا نام ہے جو مکہ معظمہ کے نیچے ہے) چنانچہ وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کی، تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا وہاں کوئی بت ہے، زمانہ جہالت کے بتوں میں سے جو پوجا جاتا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا، کیا وہاں زمانہ جہالت کے مشرکوں کا میلہ ہوتا ہے جیسا کہ وہ کیا کرتے تھے؟ عرض کی نہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔ اس لیے کہ وہ نذر پوری نہیں ہونی چاہیے جس میں اللہ جل جلالہ وعلا کی نافرمانی لازم آئے اور وہ جس پر انسان قدرت نہ رکھتا ہو۔ (مثلاً یہ نذر پوری نہ کی جائے گی کہ اگر کوئی مانے کہ فلاں مزار پر یا فلاں جگہ دن میں چاند کی روشنی کر دوں گا یا بہشتی میووں پر فاتحہ دوں گا چونکہ اس پر قدرت نہیں۔ لہٰذا یہ نذر پوری نہ

1۔ رواہ ابوداؤد، حدیث 3313، مکتبہ ریاض الجنۃ

ہوگی یا یہ مانے کہ فلاں مزار پر اپنی اولاد کی قربانی کروں گا یا باجا بجاؤں گا یا رنڈی نچاؤں گا، تو چونکہ اس میں معصیت ہے، اس لیے یہ نذر ممنوع ہے)

(۸) نذر ماننے کے لیے کلیہ قاعدہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَآءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَآءَ فِيْهِ وَلَا يُكَفِّرُهٗ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔ (1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا، نذر دو قسم کی ہے۔

۱۔ اگر خدا کی اطاعت کرتے ہوئے شریعت کا پابند رہتے ہوئے کوئی جائز نذر مانے تو وہ نذر اللہ کے لیے ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔

۲۔ اور اگر اس نذر میں خدا کی نافرمانی لازم آتی ہے (مثلاً گانے، ناچنے یا غیر خدا کی پرستش کرنے یا کسی بت کی تعظیم وغیرہ) تو وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور اسے پورا نہ کرنا چاہیے، بلکہ جیسے قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلا دینا ہے۔ ایسے ہی اس کا کفارہ دے، یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۹) ایمان کامل بنانے کا قاعدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (2)

1۔ الالفاظ۔ رواہ نسائی، مشکوٰۃ شریف صفحہ 298

2۔ بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، جلد 1، صفحہ 14، حدیث 15
مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ رسول اللہ، جلد 1، صفحہ 67، حدیث 44

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں کہ حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی مومن کامل نہیں ہوگا جب تک کہ میں اسے والدین اور اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(۱۰) فقہ پر عمل اور فقہ والوں کی فضیلت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (1)

خلاصہ ترجمہ

سرورِ عالم نبی محترم ﷺ نے فرمایا، جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقہ دیتا ہے اور یقیناً قاسم کائنات میں ہی ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

(۱۱) فقہ جاننے والے اسلام میں بہترین لوگ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا (2)

خلاصہ ترجمہ

مدنی تاجدار ﷺ نے فرمایا۔ انسان (فضل و کمال کی) کانیں ہیں۔ جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، جو زمانہ جہالت میں بہتر تھا، وہ اسلام میں بھی بہترین انسان

1۔ بخاری، کتاب العلم، جلد 1، صفحہ 39، حدیث 71
مسلم، کتاب الزکوٰۃ، ج 2، صفحہ 718، حدیث 1037
ترمذی، کتاب العلم، جلد 5، صفحہ 28، حدیث 2645
2۔ مسلم کتاب العلم، حدیث 7332

ہے۔ بشرطیکہ دین کی فقہ حاصل کر لے۔

(۱۲) زمانہ صحابہ سے ہمارا تقابل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْھُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا (ترمذی)

خلاصہ ترجمہ

قاسم عالم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو تم میں سے دسواں حصہ بھی میرے احکام چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہوگا۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا، کہ جو ان میں سے دسواں حصہ بھی میرے احکام کو عمل میں لائے گا نجات یافتہ ہوگا۔ یعنی تمہارا ایمان وہ ہے کہ میرے اتباع سے ایک قدم بھی ادھر اُدھر نہیں ہوتے۔ مگر ایک وقت وہ بھی ہوگا کہ پنج وقتہ نماز کا پابند رہ کر عقیدہ صحیح رکھے گا تو وہ کامل مومن کہلائے گا۔

(۱۳) شیطان سے محفوظ رہنے کی بہترین صورت بڑی جماعت میں رہنا ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ (1)

خلاصہ ترجمہ

رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ جیسے بکریوں کا بھیڑیا بچھڑ جانے والی اور ریوڑ سے جدا ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ تم مجتنب رہو بچھڑنے اور

1۔ مسند احمد، جلد 5، صفحہ 233۔ مجمع الزوائد، للہیثمی، جلد 2، صفحہ 22

(جدید مذہبوں) کے گڑھوں میں گرنے اور بڑی جماعت سے علیحدہ ہونے والوں سے۔ اور پختہ طور پر بڑی جماعت (مومنین) کی رفاقت کرو۔

(۱۴) بڑی جماعت سے جدا ہونے والا حدودِ اسلامی سے نکلنے والا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ (رواہ احمد وابوداؤد)

خلاصہ ترجمہ

شافع محشر ﷺ نے فرمایا: جو جماعت مسلمین سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔

(۱۵) بدعقیدہ کی تعظیم کرنا خلاف مذہب ہے

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔ (بیہقی شعب الایمان)

خلاصہ ترجمہ

مختار شریعت ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی جدید طریقہ جاری کرنے والے کی تعظیم کی۔ اس نے بنیادِ اسلام گرادینے میں مدد کی۔

(۱۶) حدیث ناسخ قرآن نہیں اور قرآن ناسخ حدیث ہوسکتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ

يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا (1)

خلاصہ ترجمہ

مالک دو عالم ﷺ نے فرمایا: میرا فرمان فرمانِ الٰہی کو منسوخ نہیں کرسکتا اور فرمان الٰہی میری حدیث کو منسوخ کرسکتا ہے جیسے حدیث لاادری کو قرآن کریم منسوخ کرسکتا ہے۔ (یعنی پہلے حکم کو منسوخ فرما کر دوسرا حکم نافذ فرماسکتا ہے، جیسے ایک سال کی عدت کا حکم ہوکر چار ماہ دس روز کی عدت کا حکم آیا اور پہلا حکم منسوخ ہوگیا۔ یا آیات جہاد سے لکم دینکم و لی دین منسوخ ہوا)۔

(۱۷) پہلی حدیث کی آخری حدیث ناسخ ہوسکتی ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسِخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا، بے شک ہماری حدیث دوسری کی ناسخ ہوتی ہے۔ جس طرح قرآن کریم ناسخ ہوتا ہے۔ (اس بحث کی تفصیل حضرت کی تفسیر الحسنات کے بعض مقامات پر دیکھی جاسکتی ہے)

(۱۸) شیطانی وسوسوں سے مجتنب رہنے کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ

1۔ امام دارقطنی، ج2، ص132

2۔ دارمی فی السنن، ج1، ص278

خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ(1)

خلاصہ ترجمہ

مخبر صادق ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس شیطان آ کر کہتا ہے، یہ کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ کہتا ہے، کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ جب تو یہاں تک پہنچے۔ تو فوراً اعوذ باللہ پڑھ اور اللہ کی پناہ مانگ اور اس وہم سے باز رہ۔

(۱۹) عمل یا عقیدہ خراب ہوئے بغیر خیال پر مواخذہ نہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ درگزر فرماتا ہے ہمارے غلاموں کی

1۔ بخاری، حدیث 3276۔ مسلم، حدیث 134۔ ابوداؤد، حدیث 4721، نسائی، حدیث 661-662

2۔ مسلم، فی الصحیح کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 152، حدیث 127
ابن ماجہ فی السنن، کتاب الطلاق، جلد 1، صفحہ 658، حدیث 2040
نسائی سنن الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 360، حدیث 5638
ابن خزیمہ فی الصحیح جلد 2، صفحہ 52، حدیث 898
ابن حبان فی الصحیح جلد 10، صفحہ 179، حدیث 4335
احمد بن حنبل فی المسند، جلد 2، صفحہ 255، حدیث 7464
ابن ابی شیبہ فی المصنف، جلد 4، صفحہ 85
ابو یعلیٰ فی المسند، جلد 11، صفحہ 276، حدیث 6389
البیہقی فی شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 299، حدیث 332

ان باتوں سے جو دل میں وسوسہ کی شکل میں آئیں۔ جب تک اس وسوسہ پر عمل پیرا نہ ہو یا اس کی تائید زبان سے نہ کرے۔

(۲۰) نماز میں آمین خفی کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ(1)

خلاصہ ترجمہ

سید اکرم نبی محترم ﷺ نے فرمایا: جب امام ولا الضالین کہے تو امین کہو۔ اس لیے کہ بے شک جس کا امین کہنا فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گیا، اس کے پہلے گناہ بخشے گئے (اور چونکہ فرشتوں کی آمین ہمیں مسموع نہیں ہوتی تو ہماری آمین بھی فرشتوں کی طرح نہ سنی جائے)

(۲۱) نماز میں آمین خفی کہنے پر ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْٓا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ

1۔ بخاری، کتاب صفۃ الصلوٰۃ، باب جہر الماموم بالتامین، جلد 1، صفحہ 271، حدیث 749
مسلم، کتاب صفۃ الصلوٰۃ، باب التحمید بالتامین، جلد 1، صفحہ 307، حدیث 410
ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب التامین، جلد 1، صفحہ 354، حدیث 935
ابن حبان، جلد 5، صفحہ 106، حدیث 1804۔
نسائی، جلد 2، صفحہ 105
حاکم المستدرک، جلد 1، صفحہ 340، حدیث 797

تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ-(1)

خلاصہ ترجمہ

افصح العرب والعجم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جب امام ولا الضالین کہے تو آمین کہا کرو۔ اس لیے کہ بے شک فرشتے آمین کہتے ہیں اور بے شک امام بھی آمین کہتا ہے اور جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہوگی۔ اس کے گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔

فائدہ

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ

دونوں جملے خبریہ ہیں، اور علم بلاغت میں یہ امر مسلمہ ہے کہ تکلم میں جب خبر ہوتی ہے تو وہ تین معنی میں ہوتی ہے ابتدائی، طلبی، انکاری۔ ابتدائی اسے کہتے ہیں جس میں مخاطب اس خبر سے واقف ہو اور اس خبر میں سامع کو تردد یا انکار نہ ہو۔ ایسی خبر میں کسی قسم کی تاکید کا حرف مستعمل نہیں ہوتا۔

طلبی اسے کہتے ہیں، جس میں مخاطب کو اس خبر سے انکار نہیں ہوتا مگر تردد ضرور ہوتا ہے جو یقین سے مانع ہوتا ہے۔ ایسی خبر میں رفع تردد کے لیے اور سامع کو اطمینان دلانے کی غرض سے کوئی حرف تاکید لانا مستحسن ہوتا ہے۔

انکاری اسے کہتے ہیں، جس میں مخاطب کو اس خبر کے تسلیم سے انکار ہوتا ہے ایسی خبر میں جس حیثیت سے انکار ہوتا ہے اسی حیثیت کا حرف تاکید لانا ایک امر واجب اور ضروری ہوتا ہے تو اس حدیث میں اِنَّ خبر لایا گیا ہے اور کہا گیا ہے۔ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ تو دونوں خبروں کو اِنَّ سے مؤکد کیا ہے تاکہ رفع تردد ہو جائے اور

1۔ السنن النسائی، باب جہر الامام بالتامین، جلد 1، صفحہ 144، حدیث 927
مالک فی الموطا، جلد 1، صفحہ 87۔ بخاری، حدیث 780۔ مسلم، حدیث 410
ابوداؤد، حدیث 935۔ ابن ماجہ، حدیث 851

سامع سمجھ لے کہ امام ومقتدی دونوں کو آمین کہنی چاہیے مگر ایسی کہ ملائکہ کی طرح آمین ہو اور چونکہ فرشتوں کی آمین مسموع نہیں ہوتی لہٰذا ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی آمین بھی بالخفا ہو جو دوسرا نہ سن سکے۔

اعتراض اور اس کا جواب

حضور تو آمین بالجہر کہتے تھے، چنانچہ احادیث سے ثابت ہے اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ حضور افصح العرب والعجم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر فصاحت و بلاغت کا کوئی دعویٰ کرنے والا ہوا نہ ہو سکتا ہے پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالجہر فرماتے تھے تو یوں خبر ہوتی۔ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ كَمَا اَقُوْلُ تاکہ اِنَّ کلام طلبی پر آ جاتا اور دوسرا کلام ابتدائی ہو جاتا ہے۔ فرشتوں کی آمین بوجہ مسموع نہ ہونے کے ایک امر متروقبہ تھا، اس لحاظ سے وہاں اِنَّ سے اسے مؤکد کر دیا جاتا اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امین پر اِنَّ کہنا زائد ماننا پڑے گا۔ مگر حدیث کے الفاظ کا قرینہ بتا رہا ہے کہ حضور بھی آمین بالخفاء فرماتے تھے۔ اسی وجہ میں امام پر بھی اِنَّ داخل فرما کر مؤکد کیا اس تقریر سے بحمدہ ثابت ہو گیا کہ امین امام بالخفا ہوتی تھی اور مقتدیوں کی آمین بھی بالخفاء ہونی چاہیے۔

(۲۲) حضور ہمیشہ آمین بالخفا فرماتے تھے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے حضور ؐ کے ساتھ نماز پڑھی، جب ولا الضالین پر حضور

1۔ ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی التامین، جلد 1، صفحہ 289، حدیث 248
مسند احمد، جلد 4، صفحہ 316۔ حاکم مستدرک، جلد 2، صفحہ 353، حدیث 2913

پہنچے تو آمین فرمائی اور آواز کو مخفی کیا، آمین کے ساتھ

(۲۳) حضور آمین آہستہ کہتے تھے

حضرت عبداللہ نے اخراج فرمایا

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا كَبَّرَ سَكَتَ هُنَيْئَةً وَّاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَكَتَ هُنَيْئَةً وَّاِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ لَمْ يَسْكُتْ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ فرماتے تو تھوڑی دیر ساکت رہتے۔ (تاکہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ لیں) اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو سکوت نہ فرماتے۔ بلکہ کھڑے ہوتے ہی الحمد شروع فرمادیتے۔ (اس لیے کہ دوسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا نہیں ہے)

(۲۴) خلفاء راشدین کا اتباع ضروری ہے

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ

1۔ ابوبکر ابن ابی شیبہ فی المصنف، جلد 1، صفحہ 247، دار الکتاب العربی، بیروت لبنان۔

ضَلَالَةٌ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے ایک دن نماز پڑھا کر ہماری طرف رخ فرماتے ہوئے ایسا وعظ فرمایا کہ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور دلوں میں خوف وجلال پر ہوگیا۔ پھر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ وعظ تو گویا وداعی وعظ ہے۔ لہٰذا ہمیں کچھ وصیت فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں وصیت کرتا ہوں تمہیں اتباع اوامر اور اجتناب مناہی کی اور پیروی کی اپنے امیر اسلام اور خلیفۃ المومنین کی اگرچہ وہ عبد حبشی ہو، اس لیے کہ جو ہمارے بعد رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو تم ہمارے طریقہ کو لازم پکڑنا اور ہمارے خلفائے راشدین مہدیین کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑنا اور اس کی پابندی میں اپنے دانتوں کے لیے گاڑے رہنا اور بچتے رہنا نئی نئی باتوں سے، اس لیے کہ جو نئی بات ہوگی وہ بدعت ہوگی اور بدعت (سیئہ) گمراہی ہے۔

(۲۵) بدعقیدہ کا رد مومن کا کام ہے اور اُن سے میل رکھنے والا بے ایمان

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ(2)

1۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ

2۔ رواہ مسلم، حدیث 50

خلاصہ ترجمہ

سرور عالم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی نہیں جس کی امت میں اس نبی کے حواری یعنی مددگار اور ایسے لوگ نہ ہوئے ہوں۔ پھر بیشک میری امت کے اخیر زمانہ میں بدترین اور مخالف لوگ پیدا ہوں گے۔ جو نصیحت کریں گے مگر خود عمل نہ کریں گے اور ایسے کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ تم میں سے جو ان سے مجاہدہ کرے ہاتھ کے ساتھ مومن ہے اور جو زبان سے رد کرے وہ بھی مومن ہے اور اس کے بعد ایمان سے رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں۔

(۲۶) آہستہ آمین پر مزید دلائل

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دو سکوت نماز میں یاد رکھ کر بتائے۔ ایک سکوت بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کے (جس میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے ہیں) دوسرا سکوت ولا الضالین کے بعد (تاکہ آمین کہہ لی جائے) اور اس کی تصدیق، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے۔

(۲۷) حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما آہستہ آمین کہتے تھے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا

1۔ رواہ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ والدارمی نحوہ۔ مشکوۃ المصابیح
مسلم الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب النہی عن مبادرۃ الامام بالتکبیر وغیرہ، جلد 1، صفحہ 310

بِاٰمِيْنَ (1)

خلاصہ ترجمہ

سیدنا عمر و علی رضی اللہ عنہما نہ بسم اللہ نماز میں پکار کر پڑھتے تھے نہ آمین بالجہر کہتے۔

(۲۸) حضور ﷺ نے وتر کی تین رکعات پڑھیں

حضرت عبد العزیز جریج سے روایت ہے۔

قَالَ سَئَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ (2)

وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں، ہم نے حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور وتروں میں کن سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی اور دوسری رکعت میں قل یاایها الکافرون تیسری رکعت میں قل هو الله اور معوذتین حضرت ابی بن کعب اور حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت ہے۔ مگر اس میں معوذتین کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۹) مسلمان میت پاک ہوتی ہے اور اس کا بوسہ لینا مسنون ہے اور آنسوؤں سے رونا سنت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ

1۔ اخرجہ الطحاوی فی شرح معانی الآثار، جلد 1، صفحہ 263، حدیث 2598
2۔ ترمذی، ابواب الوتر، جلد 1، صفحہ 106، قدیمی کتب خانہ

يَبْكِي حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی پیشانی چومی، جبکہ ان کا انتقال ہو چکا تھا اور حضور ﷺ نے اس قدر گریہ فرمایا کہ اشک رواں چہرۂ عثمان رضی اللہ عنہ پر بہہ گئے۔

(۳۰) میت پر ماتم کرنا خلافِ اسلام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں (جو مصیبت کے وقت) رخسارے پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جہالت کے زمانے کی پکاریں پکارے۔

(۳۱) میت کے جنازہ پر نوحہ و بکا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ (3)

1۔ رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی، مشکوٰۃ شریف

2۔ بخاری، حدیث 1294-1297۔ مسلم، حدیث 103
ترمذی، حدیث 999۔ نسائی، جلد 4، صفحہ 20۔ ابن ماجہ، حدیث 1584
احمد، حدیث 386و432۔ ابن حبان، حدیث 5149

3۔ رواہ احمد وابن ماجہ، مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ حدیث 1583۔ مسند احمد، جلد 2، صفحہ 92
مشکوٰۃ، صفحہ 152۔ مرقاۃ، جلد 4، صفحہ 207

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے نوحہ اور بکہان کے ساتھ جنازہ کے ہمراہ جانے کو منع فرمایا۔

(۳۲) قبر پر پڑھنے کی دُعا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ حضور یہ دعا تعلیم فرمایا کرتے۔ جب لوگ قبروں کی طرف جاتے ”تم پر سلامتی ہو اے اہل ایمان بے شک ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت طلب کرتے ہیں“۔

(۳۳) میت بھی دیکھتی ہے

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ (2)

1۔ مسلم فی الصحیح کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 671، حدیث 975
احمد بن حنبل فی المسند، جلد 5، صفحہ 353۔ حدیث 23035۔ الریانی فی المسند، جلد 1، صفحہ 67، حدیث 15
البیہقی فی السنن الکبریٰ، جلد 4، صفحہ 79، حدیث 7005

2۔ مشکوٰۃ، حدیث 1771۔ مرقاۃ، جلد 4، صفحہ 222۔ فتاویٰ رضویہ، جلد 9، صفحہ 562

خلاصہ ترجمہ

(سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں اس حجرہ میں جس میں حضور ﷺ مدفون تھے بغیر کپڑا اڈالے چلی جاتی تھی اور دل میں کہتی کہ پردہ کس سے؟ یہاں یا میرے مالک خاوند سرکار ابد قرار ﷺ ہیں یا میرے اب مکرم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ مدفون ہو گئے، خدا کی قسم پھر میں بغیر کپڑا اوڑھے نہ گئی یہ سبب حیا اور پردہ کے عمر رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۴) قبروں کی زیارت کا حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ لِلْاٰخِرَةِ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع فرمایا تھا، اب زیارت کیا کرو، کہ یہ زیارت کرنا دنیا میں زہد اور آخرت کی یاد کا سبب ہے۔

(۳۵) قبر پر سلام کرنے والے کو میت جواب سلام دیتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا عَرَفَهٗ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ(2)

1۔ مجمع الزوائد، جلد3، صفحہ59۔ مسلم، جلد1، صفحہ314۔ شرح السنہ، جلد3، صفحہ31
مسند احمد، جلد1، صفحہ312۔ نسائی، حدیث3032

2۔ ذکرہ الامام السیوطی فی شرح الصدور۔ والفاضل الزرقانی فی شرح المواہب
ابن کثیر، جلد3، صفحہ378۔ مسلم، جلد1، صفحہ76۔ سنن کبریٰ، جلد9، صفحہ98

خلاصہ ترجمہ

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی قبر پر گزر کر سلام کرتا ہے، اگر وہ اس کو دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا ہے اور سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (از حیات الموات فی سماع الاموات)

(۳۶) صاحب قبر اپنے زائرین کو پہچانتا ہے

حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔

اَنَّ الْمَوْتٰى يَعْلَمُوْنَ بِزُوَّارِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمًا قَبْلَهٗ وَيَوْمًا بَعْدَهٗ(1)

(ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں، از حیات الموات)

خلاصہ ترجمہ

مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں، جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد۔

تنبیہ:۔ اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دنوں میں ان کے علم و ادراک کو زیادہ وسعت دی جاتی ہے یعنی جو معرفت وشناسائی انہیں ان ایام میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وافزوں ہے، نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم وادراک کے ہیں۔ چنانچہ اس سے پہلی حدیثوں میں یہ علم وعرفان وادراک مطلق مذکور ہو چکا ہے۔

(۳۷) قبر پر پڑھنے کی دعا اور میت کا سننا

امام عقیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

قَالَ قَالَ اَبُوْ رُزَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ طَرِيْقِيْ عَلَى الْمَوْتٰى فَهَلْ مِنْ كَلَامٍ اَتَكَلَّمُ بِهٖ اِذَا مَرَرْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ قَالَ اَبُوْ رُزَيْنٍ يَا

1۔ البیہقی شعب الایمان، باب زیارۃ القبور فی الجمعہ
ابن ابی الدنیا، باب زیارۃ القبور فی یوم الجمعہ، صفحہ318

رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْمَعُوْنَ قَالَ يَسْمَعُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں حضرت ابورزین نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا گزر قبرستان کے قریب سے ہوتا ہے کیا کوئی ایسا کلام ہے جو میں ان کو پیش کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ" حضرت ابورزین نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا مردے سنتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! سنتے ہیں لیکن وہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔

(۳۸) جنازہ کے ساتھ عورتوں کو جانے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اَنَّهٗ رَاٰى نِسْوَةً فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ ارْجِعْنَ مَاْزُوْرَاتٍ غَيْرَ مَاْجُوْرَاتٍ اِنَّكُنَّ لَتُفْتِنَّ الْاَحْيَآءَ وَتُؤْذِيْنَ الْاَمْوَاتَ (2)

خلاصہ ترجمہ

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو فرمایا پلٹ جاؤ۔ گناہ سے بوجھل، ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنہ میں ڈالتی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔

(۳۹) اہل میت کے یہاں رشتہ داروں کی طرف سے کھانا بھیجنے کی اصل

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

1۔ شرح الصدور جلال الدین سیوطی، باب سماع الموتی
مسلم کتاب زیارۃ القبور۔ ترمذی، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، وایضا فی الصحاح

2۔ سنن سعید منصور کتاب سماع الموات، صفحہ 358
تبیان القرآن، آیت انک لا تسمع الموتی، علامہ غلام رسول سعیدی

قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ (1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت آئی تو حضور ﷺ نے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا بناؤ، اس لیے کہ انہیں ایسی خبر آئی جو بوجہ غم کے کھانے پینے سے مانع ہے۔

(۴۰) میت بعد دفن لوگوں کے واپس لوٹنے کو جانتی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا۔ مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں تو بے شک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

(۴۱) حضور اکرم ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے ہر شے کھول دی اور آپ نے جان لیا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ

1۔ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف
ابن ماجہ، صفحہ 116۔ ترمذی، جلد 1، صفحہ 195۔ مشکوٰۃ، صفحہ 159

2۔ از سماع الموات، مسلم شریف، والبخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی ومسند احمد بن حنبل
صحیح ابن حبان، حدیث 3113۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 51-52۔ مستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 379

فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ (1)

خلاصہ ترجمہ

سرور عالم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب جل جلالہ وعلا شانہ کو دیکھا کہ اپنے ید قدرت کو میرے شانوں کے مابین رکھا اور میں نے اس کی بے مثل انگلیوں کی برودت اپنے میں محسوس کی پھر روشن ہوگئی ہر شے میرے لیے اور میں نے ہر شے کو جان لیا۔

انتباہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ ابْنِ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ صَحِیْحٌ۔ یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے، میں نے امام بخاری سے اس حدیث کی بابت پوچھا تو فرمایا صحیح ہے۔

(۴۲) حضور ﷺ کو بعطاء الٰہی ہر شے کا علم ہے

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یُّعْطَاهَا فَقَالَ اَیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ یَشْتَكِیْ عَیْنَیْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَیْهِ فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ عَیْنَیْهِ فَبَرَءَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ یَكُنْ بِهٖ وَجْعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّایَةَ فَقَالَ عَلِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى یَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِیْهِ

1۔ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن سورۃ ص، جلد 5، صفحہ 322
سنن دارمی، جلد 2، صفحہ 170۔ مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 368
طبرانی فی معجم الکبیر، جلد 8، صفحہ 29۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 4، صفحہ 475

فَوَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا کل ہم یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دیں گے جس کے ہاتھ سے اللہ خیبر فتح کردے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اللہ اسے محبوب رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو صحابہ جمع ہوگئے اور ہر ایک یہ امید رکھتا تھا کہ وہ علم ہمیں ملے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا، حضور وہ ہیں، لیکن ان کی آنکھوں میں آشوب ہے فرمایا: انہیں خبر دو (کہ سرکار طلب فرماتے ہیں) چنانچہ (حضرت علی) حاضر کیے گئے۔ حضور ﷺ نے ان کی چشمہائے مبارک میں اپنا لعاب دہن لگایا۔ وہ آنکھیں ایسی درست ہوگئیں گویا کبھی کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر ان کو علم عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور ﷺ میں دشمن کو قتل کروں گا۔ جب تک وہ مسلمان نہ ہوجائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نرمی سے مقابلہ کرنا یہاں تک کہ وہ تمہارے قبضہ میں آجائیں۔ پھر انہیں دعوت اسلام دینا اور مسلمان کرکے جو کچھ اسلامی فرائض ہیں وہ سنانا، خدا کی قسم اگر ایک آدمی بھی تمہاری وجہ سے مسلمان ہوگیا تو وہ سرخ اونٹوں سے تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔

اس حدیث سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ حضور ﷺ کو علم تھا کہ فتح کس کے ہاتھ سے ہوگی۔
۲۔ حضور ﷺ کل جو کام کرنا تھا اسے بعطاء الٰہی جانتے تھے۔
۳۔ حضور ﷺ کا لعاب دہن شریف شفاء امراض تھا

(۴۳) حضور جنتی و دوزخی کو جانتے تھے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

1۔ متفق علیہ، باب مناقب علی، مشکوٰۃ المصابیح، مجتبائی، ص 563

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ عُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَ طَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ وَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ(1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۔ابوبکر جنت میں ہیں	۲۔عمر جنت میں ہیں
۳۔عثمان جنت میں ہیں	۴۔علی جنت میں ہیں
۵۔طلحہ جنت میں ہیں	۶۔زبیر جنت میں ہیں
۷۔عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں	۸۔سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں
۹۔سعید بن زید جنت میں ہیں	۱۰۔ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں

رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یہ عشرہ مبشرہ ہیں۔ جنہیں دنیا میں حضور ﷺ نے جنت عطا فرمائی۔

(۴۴) حضور اکرم ﷺ آئندہ حال سے واقف تھے اور بے جانوں پر حکمران

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

1۔رواہ الترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ
ترمذی فی السنن کتاب المناقب عن رسول اللہ، جلد5، صفحہ647، حدیث3747
ابن ماجہ فی السنن المقدمۃ باب فضائل العشرہ، جلد1، صفحہ48، حدیث133
النسائی فی السنن الکبریٰ، جلد5، صفحہ56، حدیث8194
احمد بن حنبل فی المسند، جلد1، صفحہ193، حدیث1675
فضائل الصحابہ، جلد1، صفحہ229، حدیث278
ابن حبان فی الصحیح، جلد15، صفحہ463، حدیث7002
ابویعلیٰ فی المسند، جلد2، صفحہ147، حدیث835

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ۔(1)

خلاصہ ترجمہ

سرور عالم ﷺ ایک بار احد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم تھے، کہ یک لخت احد پہاڑ متحرک ہوا۔ حضور ﷺ نے پاء مبارک مار کر فرمایا اے احد ٹھہرا رہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی ہے۔ چنانچہ جو حضور ﷺ نے قبل از وقت فرما دیا تھا وہی ہوا کہ حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔

(۴۵) حضور ﷺ کو بلوۂ عثمانی کا علم تھا

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عُثْمَانُ اَنَّہٗ لَعَلَّ اللّٰہَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْکَ عَلٰی خَلْعِہٖ فَلَا تَخْلَعْہُ لَھُمْ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تم کو اللہ ایک قمیص پہنائے گا، پھر اگر لوگ اسے

1۔بخاری فی الصحیح کتاب المناقب، جلد3، صفحہ1348، حدیث3483
ابویعلیٰ فی المسند، جلد13، صفحہ509، حدیث7518
ابن ابی عاصم، فی السنہ، جلد2، صفحہ621، حدیث1440۔ ابوحاتم فی الثقات، جلد2، صفحہ242
2۔رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی فی الحدیث قصۃ طویلۃ، مشکوٰۃ
ترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ باب فی مناقب عثمان، جلد5، صفحہ628، حدیث3705
ابن ماجہ فی السنن المقدمہ، باب فضل عثمان، جلد1، صفحہ41، حدیث112
مسند احمد بن حنبل، جلد6، صفحہ149، حدیث25203۔ ابن حبان، جلد15، صفحہ346، حدیث6915
ابن ابی شیبہ، جلد7، صفحہ515، حدیث37655

اتارنے کا ارادہ کریں تو تم نہ اتارنا۔

توضیح

صاحب لمعات فرماتے ہیں، قمیص سے استعارہ خلافت کا ہے اور اتارنے سے بلوائیوں کا فساد کرنا اور آپ کے معزول کرنے پر زور دینا مراد ہے۔ اس لیے کہ آپ حق پر تھے اور بلوائی باطل پر۔

(۴۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا رفیق جنت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّ رَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے۔

(۴۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں اعمال کی کیفیت بھی تھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ(2)

1۔ ترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب عثمان بن عفان، جلد 5، صفحہ 627، حدیث 3698

ابن ماجہ فی السنن المقدمہ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، جلد 1، صفحہ 40، حدیث 109

ابو یعلی فی المسند، جلد 2، صفحہ 28، حدیث 665

ابن ابی عاصم فی السنن، جلد 2، صفحہ 589، حدیث 1289

مسند احمد بن حنبل فی فضائل الصحابہ، جلد 1، صفحہ 401، حدیث 616

2۔ مشکوۃ، جلد 1، صفحہ 560

خلاصہ ترجمہ

ایک رات چاند تارے کھلے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس میری گود میں تھا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا! حضور کسی کے عمل ان تاروں کے برابر بھی ہیں؟ فرمایا ہاں عمر کے اس قدر عمل ہیں۔ میں نے عرض کی اور ابوبکر کی نیکیاں کیا ہوئیں فرمایا؟ عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے ہم مثل ہیں جو نیکیاں ابوبکر نے کی ہیں۔

(۴۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ قیامت کے دن کس طرح محشور ہوں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَ هُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنے اور بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے تو فرمایا اس طرح ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

(۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی بھی صحابی کو گالی دینے والا ملعون ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

1۔ ترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر کلیھما، جلد 5، صفحہ 612، حدیث 3669

ابن ماجہ فی السنن المقدمہ، باب فضل ابی بکر الصدیق، جلد 1، صفحہ 38، حدیث 99

حاکم فی المستدرک، جلد 3، صفحہ 71، حدیث 4428

ابن حبان فی طبقات المحدثین باصفہان، جلد 4، صفحہ 239، حدیث 640

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ یعنی اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔

(۵۰) حضور ﷺ قبل وفات صدیق اکبر کو خلیفہ بنا چکے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ(2)

خلاصہ ترجمہ

سیدہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کو ایسا نہ چاہیے کہ ان میں ابوبکر کے ہوتے ہوئے کسی کو امام قوم بنائیں۔ مرقاۃ میں علی قاری فرماتے ہیں کہ اس میں تمام صحابہ پر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی دلیل ہے اور یہ بھی واضح طور پر ثابت ہے کہ تقدیم خلافت میں صدیق اکبر ہی احق تھے۔

(۵۱) حضور ﷺ نے صحابہ کو قیامت تک کے حالات بتا دیئے

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ

1۔ ترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل من رای النبی، جلد5، صفحہ697، حدیث3866۔ طبرانی فی معجم الاوسط، جلد8، صفحہ191، حدیث8366
دیلمی فی مسند الفردوس، جلد1، صفحہ263، حدیث1022
2۔ رواہ الترمذی، مشکوۃ

فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا(1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک روز فجر کی نماز پڑھا کر منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا۔ آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے اور ظہر ادا کی پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ اترے اور عصر ادا کی۔ پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور وعظ فرمایا حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (یعنی تمام دن وعظ ہی فرمایا) تو اس وعظ میں حضور ﷺ نے جو چیز کہ قیامت تک ہونے والی تھی سب کی خبر سنا دی۔ یعنی وقائع حوادثات عجائب وغرائب سب بیان فرما دیئے حضرت عمر بن اخطب فرماتے ہیں کہ اب ہم میں دانا ترین وہ ہے جو اس وعظ کو یاد رکھنے والا ہے۔

(۵۲) حضور ﷺ نے ایک بار میں قیامت تک کی سب باتیں بتائیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ

1۔ مسلم فی الصحیح کتاب الفتن واشراط الساعۃ، جلد4، صفحہ221، حدیث2892
ترمذی فی السنن کتاب الفتن عن رسول اللہ، جلد4، صفحہ483، حدیث2191
ابن حبان فی الصحیح، جلد15، صفحہ9، حدیث6638
الحاکم فی المستدرک، جلد4، صفحہ533، الرقم8498
ابویعلی فی المسند، جلد12، صفحہ237، حدیث2844
الطبرانی فی المعجم الکبیر، جلد3، صفحہ28، حدیث46
الشیبانی فی الاحاد والمثانی، جلد4، صفحہ199، حدیث2183

عَلِمَهُ اَصْحَابِیْ هٰٓؤُلَاۗءِ وَاِنَّهٗ لَیَکُوْنُ مِنْهُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْکُرُهٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ(1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ایک روز قیام فرما کر وعظ شروع فرمایا اور اس میں فتنوں کی خبر دی جو ظاہر ہوں گی۔ بلکہ قیامت تک جو ہونے والی چیز ہے کوئی نہ چھوڑی۔ مگر بیان فرمادی، جس نے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو بھول گیا، بھول گیا۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو میرے یہ ہمعصر صحابہ جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ اس لیے کہ انسان پر نسیان جو خواص انسانی ہے غالب ہے اور میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ مگر اب جب کوئی کوئی بات سامنے آتی ہے تو وہ بھولا ہوا وعظ یاد آجاتا ہے، جس طرح ایک انسان کا نقشہ ذہن سے اتر جاتا ہے، جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے بھولنے والا پہچان لیتا ہے یعنی تمام وعظ مجھے بھی یاد نہیں رہا۔ مگر جب کوئی بات نئی آتی ہے تو معاً یاد آجاتا ہے کہ حضور ﷺ نے یہ واقعہ بھی بیان فرمایا تھا۔

(۵۳) حضور ﷺ نے تمام عالم کو مشرق سے مغرب تک دیکھ لیا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث منقول ہے۔ ثبوت دعویٰ کے لیے جتنی ضرورت ہے وہ یہ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا

1۔ بخاری، کتاب القدر، باب وکان امر اللہ قدرا مقدورا، جلد 6، صفحہ 2435، حدیث 6230
مسلم فی الصحیح، کتاب الفتن، باب اخبار النبی فیما یکون الی قیام الساعۃ، ج 4، ص 221، حدیث 2891
ترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ، جلد 4، صفحہ 483، حدیث 2191
ابوداؤد فی السنن، کتاب الفتن والملاحم باب ذکر الفتن ودلائلها، جلد 4، صفحہ 94، حدیث 4240
احمد بن حنبل فی المسند، جلد 5، صفحہ 385، حدیث 2332
البزار فی المسند، جلد 7، صفحہ 231، حدیث 8499

وَمَغَارِبَهَا

خلاصہ ترجمہ

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ جل وعلا شانہ نے میرے لیے زمین سمیٹی تو میں نے اس کے مشرق ومغرب کا معائنہ فرمایا۔

(۵۴) حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اور تمام عالم کو جانا

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِیْمَا یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو اچھی صورت میں دیکھا اور اس نے مجھ سے فرمایا (اے محبوب بتاؤ) کس بات میں ملائکہ جھگڑا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا! الٰہی تو ہی خوب جانتا ہے (حضور فرماتے ہیں) پھر حضرت رب العزت نے اپنی رحمت کا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ میں نے اس کے وصول فیض کی برودت اپنے سینے میں پائی۔ پھر جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے (اور پھر حضور ﷺ نے مناسب حال) یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرٰهِیْمَ یعنی ایسے ہی دکھائے ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملک سماویہ اور ارضیہ تاکہ وہ یقین کرنے والوں سے ہوجائیں۔

1۔ ترمذی کتاب تفسیر القرآن، جلد 5، صفحہ 322۔ دارمی، کتاب الرؤیا الرب فی النوم، جلد 2، صفحہ 170
مسند احمد بن حنبل، جلد 1، صفحہ 368۔ طبرانی فی معجم الکبیر، جلد 8، صفحہ 29۔ مسند ابویعلی، جلد 4، صفحہ 475

تشریح

وضع کف کنایہ ہے مزید فضل اور غایت تخصیص اور ایصال فیض سے اور سردی پانا کنایہ ہے وصول اثر فیض اور حصولِ علم سے۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں جو اس حدیث کی شرح ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے اس فیض کے حاصل ہونے کے سبب میں نے سب کچھ جان لیا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ یعنی جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا ان چیزوں میں سے جو آسمان و زمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیر ہما میں سے۔ یہ عبارت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت علم سے جو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھول دیا اور علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ مافی السموات سے آسمانوں بلکہ ان سے بھی اوپر کی تمام کائنات کا علم مراد ہے۔ جیسا کہ قصہ معراج سے مستفاد ہے اور ارض بمعنی جنس ہے یعنی وہ تمام چیزیں جو ساتوں زمینوں میں بلکہ جو اس سے بھی نیچے ہیں سب معلوم ہوگئیں۔ جیسا کہ حضور کا ثور وحوت کی خبر دینا، جن پر سب زمینیں ہیں، اس کو مفید ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمینوں کے ملک دکھائے اور اس کو ان کے لیے منکشف کیا اور مجھ پر (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر علم کے دروازے کھول دیئے)۔

اور حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اشعۃ اللمعات میں ایسا ہی بلکہ اس سے زیادہ فرمارہے ہیں۔ من شاء فلینظر۔

(۵۵) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کو مثل کف دست دیکھ رہے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ (1)

1۔ مواہب اللدنیہ، از طبرانی

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ نے دنیا (یعنی ماسوا اللہ) میرے سامنے اٹھائے تو میں دیکھتا ہوں، اس دنیا کو اور دیکھتا رہوں گا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے۔ اسی طرح جس طرح کہ میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی (یعنی کف دست) کو دیکھ رہا ہوں۔

(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کی شہادت درندوں نے بھی دی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُحَدِّثَهٗ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ (1)

خلاصہ ترجمہ

ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اور بکریوں کے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر لے گیا۔ چرواہے نے اسے ڈھونڈ کر بکری چھڑالی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

1۔ مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 306، حدیث 8049
عبدالرزاق فی المصنف، جلد 11، صفحہ 383، حدیث 20808
ابن راہویہ فی المسند، جلد 1، صفحہ 357، حدیث 360
ابن کثیر فی شمائل الرسول، صفحہ 341۔ ہیثمی فی مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 291
الاصفہانی فی دلائل النبوۃ، جلد 1، صفحہ 113، حدیث 116

اور دم کو دونوں پاؤں کے بیچ رکھ کر کہنے لگا! میں نے اس رزق کا ارادہ کیا جو اللہ نے مجھے دیا تھا۔ جب میں نے اسے لے لیا تو تو نے (چرواہے نے) مجھ سے چھڑا لیا۔ چرواہا تعجب سے کہنے لگا خدا کی قسم میں نے آج کی طرح کبھی بھیڑیے کو کلام کرتے نہیں دیکھا۔ بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب انگیز ایک ایسی مقدس ہستی کا حال ہے جو سنگستانوں کے درمیان کھجوروں کے درختوں (یعنی مدینہ منورہ) میں ہے کہ وہ گزشتہ و آئندہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا سب کی خبریں دیتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ چرواہا یہودی تھا، واقعہ دیکھ کر خدمت اقدس مخبر صادق طبیب حاذق، رحمت مجسم، تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس تمام واقعہ کی خبر دی اور شرف اسلام سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خبر کی تصدیق فرمائی پھر فرمایا یہ ایک علامت قیامت ہے اور قریب ہے کہ ایک شخص ایسا پیدا ہو گا کہ اس کی جوتی اور چابک اس کی بیوی کے حالات بیان کرے۔ جو کچھ وہ اس کی عدم موجودگی میں کر چکی ہو۔

(۵۷) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے آگے شیر جھکتے ہیں

حضرت ابن المنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ سَفِیْنَۃَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْطَاءَ الْجَیْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ ھَارِبًا یَلْتَمِسُ الْجَیْشَ فَاِذَا ھُوَ بِالْاَسَدِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَمْرِیْ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَہٗ بَصْبَصَۃً حَتّٰی قَامَ اِلٰی جَنْبِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَھْوٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ یَمْشِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ حَتّٰی بَلَغَ الْجَیْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ(1)

1۔ بیہقی دلائل النبوۃ، جلد 6، صفحہ 46
کرامات اولیا، جلد 1، صفحہ 159، حدیث 114
ابن کثیر فی شمائل الرسول، 346-347

خلاصہ ترجمہ

حضرت سفینہ غلام آزاد شدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روم کے لشکر کا راستہ بھول گئے یا راوی فرماتے ہیں کہ سیر کرتے ہوئے راستہ بھول گئے تو آپ لشکر کی تلاش میں ادھر اُدھر دوڑے کہ اچانک شیر سے سامنا ہو گیا۔ آپ نے اسے فرمایا! اے ابو الحارث (یہ شیر کی کنیت ہے) میں حضور سرکار دو جہاں کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میں تلاش لشکر میں ادھر آ نکلا ہوں۔ یہ آواز سنتے ہی شیر کتے کی طرح دم ہلانے لگا اور آپ کے پہلو کی طرف ہو کر گردن جھکائے لشکر کی راہ پر چلا۔ یہاں تک کہ آپ لشکر میں جا ملے اور شیر واپس لوٹ گیا۔

(۵۸) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شجر و حجر سلام کرتے اور صحابہ سنتے تھے

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔

قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ(1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا ایک روز نواح مکہ میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے تو کوئی پہاڑ اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا تھا۔ السلام علیک یا رسول اللہ!

(۵۹) ایک لوٹا پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سو آدمیوں کو وضو کرایا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

1۔ ترمذی فی السنن کتاب المناقب، جلد 5، صفحہ 593، حدیث 3626
الدارمی فی السنن، جلد 1، صفحہ 31، حدیث 21
الحاکم فی المستدرک، جلد 2، صفحہ 677، حدیث 4238
مقدسی فی الاحادیث المختارہ، جلد 2، صفحہ 134، حدیث 502

قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ (1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں حضور ﷺ کی خدمت میں مقام زوراء پر ایک برتن پانی لایا گیا۔ حضور ﷺ نے اس میں اپنا دست اقدس ڈالا تو حضور ﷺ کی انگشت ہائے مبارکہ سے پانی کی دھاریں جاری ہوگئیں، جس سے قوم نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کس قدر آدمی تھے؟ فرمایا تین سو یا قریب تین سو کے۔

(۶۰) حضور ﷺ نے ایک آدمی کی خوراک سے اسّی آدمی شکم سیر کیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

1۔ بخاری فی الصحیح، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام، جلد3، صفحہ1309، حدیث3379
مسلم فی الصحیح کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی، جلد4، صفحہ1783، حدیث2279
ترمذی فی السنن کتاب المناقب، جلد5، صفحہ596، حدیث3631
مالک فی الموطاء، جلد1، صفحہ32، حدیث1237
بیہقی فی السنن الکبریٰ، جلد1، صفحہ193، حدیث878

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ أَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ أَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللهَ فَأَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا۔ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا (1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی)

1۔ بخاری، فی الصحیح کتاب المناقب، جلد3، صفحہ1311، حدیث3385
کتاب الاطعمہ باب من اکل حتی شبع، جلد5، صفحہ2057، حدیث5066
مسلم فی الصحیح کتاب الاشربہ، جلد3، صفحہ1612، حدیث2040
ترمذی فی السنن، کتاب المناقب، جلد5، صفحہ595، حدیث3630
مالک فی الموطا، کتاب صفۃ النبی، ج2، صفحہ927، حدیث1675
ابن حبان فی الصحیح، جلد14، صفحہ469، حدیث6537
ابوداؤد فی السنن کتاب الزکوۃ، جلد2، صفحہ130، حدیث1681

حضرت ام سلیم سے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز خفیف پا کر حضور ﷺ کی بھوک محسوس کی ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے کہا! ہاں اور چند روٹیاں جو کی نکال کر دوپٹہ میں لپیٹیں اور مجھے حضور کی خدمت میں روانہ کیا۔ جب میں حاضر دربار ہوا تو میں نے حضور ﷺ کو رونق افروز پایا اور حضور ﷺ کے پاس بہت سے آدمی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ حضور نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا، کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا معہ کھانے کے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ پھر حضور ﷺ نے تمام حاضرین جلسہ کو فرمایا چلو سب حضور ﷺ کے ہمراہ ہوگئے۔ میں نے حضرت ابوطلحہ کو خبر دی۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا اے ام سلیم حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر کہاں ہے کہ سب کو کھلائیں۔ حضرت ام سلیم نے کہا: اللہ اور اس کا حبیب بہتر جاننے والا ہے۔ پھر حضرت ابوطلحہ حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے۔ حضور نے انہیں دیکھ کر حضرت ام سلیم سے فرمایا، تمہارے پاس جس قدر ہے وہ لاؤ۔ آپ نے وہ چند روٹیاں پیش کر دیں۔ حضور ﷺ نے حکم فرمایا: ان کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیے جائیں۔ حضرت ام سلیم نے ٹکڑے کر کے گھی کے پیپے میں سے گھی نکال کر ان میں ڈال دیا۔ پھر حضور ﷺ نے ان روٹیوں کے ٹکڑوں پر کچھ پڑھا۔ اس کے بعد حکم کیا دس دس آدمیوں کو بلاتے جاؤ۔ چنانچہ دس دس آتے گئے اور شکم سیر ہو کر جاتے گئے۔ یہاں تک کہ تمام نے پیٹ بھر لیا اور یہ جماعت ستر یا اسّی آدمیوں کی تھی۔

اور ایک روایت مسلم شریف میں یوں ہے کہ حضور ﷺ نے دس آدمیوں کے لیے حکم فرمایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو فرمایا بسم اللہ کر کے کھاؤ۔ انہوں نے کھایا۔ پھر اسی طرح دس آئے یہاں تک کہ جب اسّی آدمی شکم سیر ہو چکے تو حضور ﷺ نے اور اہل بیت نے کھایا۔

اور ایک روایت بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دس آدمی یہاں لاؤ۔ یہاں

تک کہ اس طرح چالیس نے کھایا۔ پھر حضور ﷺ نے تناول فرمایا حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھنا شروع کیا کہ کھانے میں سے کچھ کم بھی ہوا کہ نہیں اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ پھر باقی کو جمع کر کے حضور ﷺ نے اس پر دعاء برکت فرمائی تو وہ کھانا جس قدر تھا اتنا ہی ہوگیا۔

فائدہ

اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ حضور بعطاء الٰہی آنے والوں کے دلی حالات پر عبور رکھتے اور قلبی کیفیتوں کے عالم تھے۔
۲۔ حضور ﷺ کو اللہ نے اس درجہ قدرت عطا فرمائی تھی کہ کم کو زیادہ کر دیں۔
۳۔ کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا سنت فعلی ہے۔
۴۔ کھانا سامنے رکھ کر دعا کرنا سنت فعلی ہے۔
۵۔ حضور بہ نفس نفیس کسی کے کھانے کے محتاج نہ تھے۔ بلکہ دوسروں کو شرف خدمت سے مشرف فرمانے کے لیے کھانے کو تشریف لے جاتے تھے۔
۶۔ اللہ ورسولہ اعلم کہنا سنت صحابہ ہے۔

(۶۱) صدقہ کو غیر اللہ کے نام سے مشہور کرنا سنت ہے

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ(1)

1۔ نسائی فی السنن کتاب الوصایا، جلد 6، صفحہ 254-255، حدیث 3662-3666
ابن ماجہ فی السنن، کتاب الادب باب فضل صدقۃ الماء، جلد 2، صفحہ 1214، حدیث 3684
احمد بن حنبل فی المسند، جلد 5، صفحہ 284، حدیث 22512
الحسینی فی البیان والتعریف، جلد 1، صفحہ 130، حدیث 307
الخطیب التبریزی فی مشکوۃ المصابیح، جلد 1، صفحہ 362، حدیث 1912
المنذری فی الترغیب والترہیب، جلد 2، صفحہ 42، حدیث 1423-1424

خلاصہ ترجمہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ تو (ان کے لیے) کون سا صدقہ بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پانی (اس لیے کہ اس کا نفع عام ہے دین اور دنیا کے لیے) چنانچہ حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں ام سعد کا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر خدا کے نام پر محض مشہور کر دینا ناجائز نہیں ہے۔ کیونکہ خصوصیت سے غیر اللہ کے نام پر اہلال حرام ہے۔ یعنی ذبح کے وقت بجائے بسم اللہ، اللہ اکبر کے۔ بسم غوث یا بسم معین یا بسم ابی کہا جائے تو حرام ہوگا۔ جیسا کہ کفار عرب غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے وقت بسم لات، بسم منات، بسم عزیٰ کہا کرتے تھے اور یوں کہہ کر کہ یہ بکرا غوث پاک کا ہے یا غریب نواز کا اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہا تو ایسے ذبیحہ کو حرام کہنا خود حرام ہے۔

(۶۲) حضور ﷺ کی محبت بغیر ایمان کامل نہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا! تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں جب تک میں باپ سے اولاد سے تمام مخلوقات سے زیادہ محبوب نہ سمجھا جاؤں۔

1۔ بخاری فی الصحیح، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، جلد 1، صفحہ 17، حدیث 15
مسلم فی الصحیح، کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ رسول اللہ، جلد 1، صفحہ 67، حدیث 44

(۶۳) مسجد بنانے والے کو جنت میں گھر ملتا ہے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے واسطے مسجد بنائے اللہ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔

(۶۴) مسجد میں جانے آنے کی دعائیں

حضرت ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہوا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ جب مسجد سے باہر آیا کرو تو یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(۶۵) مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد پڑھے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

1۔ بخاری فی الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجداً، جلد 1، صفحہ 173، حدیث 439
مسلم، کتاب الزہد والرقاق باب فضل بناء المسجد، جلد 1، صفحہ 378، حدیث 533
نسائی فی السنن کتاب المساجد باب الفضل فی بناء المسجد، جلد 2، صفحہ 31، حدیث 688
ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات باب من بنی للہ مسجداً، جلد 1، صفحہ 243، الحدیث 735
2۔ رواہ مسلم، مشکوٰۃ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے۔

(٦٦) ایمان کامل کی علامات

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا، جو محبت وعداوت اللہ کے لیے رکھے اور دے اللہ کے واسطے اور نہ دے تو اللہ واسطے تو اس کا ایمان مکمل ہے۔

فائدہ

نہ دینا اللہ واسطے، اس معنی پر کہ کسی بدعقیدہ کی امداد نہ کرے۔ کسی بے دین کے مدرسہ میں چندہ نہ دے۔ وغیرہ وغیرہ

(٦٧) سات مہلک باتوں سے بچنے کا حکم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ہُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ

1۔ بخاری، ابواب التطوع، جلد 1، صفحہ 391، حدیث 1115
مسلم، صلوۃ المسافرین وقصرھا، جلد 1، صفحہ 495، حدیث 714
ابوداؤد، حدیث 4681۔ مسند احمد، جلد 3، صفحہ 440

الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے مجتنب رہنے کو فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی! حضور ﷺ کیا کیا ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا

١۔ اللہ کے ساتھ شرک ٢۔ جادوگری ٣۔ کسی انسان کا قتل ناحق
٤۔ سود خواری ٥۔ مال یتیم کا کھانا
٦۔ میدان جہاد سے مقابلہ کے وقت پشت دے کر بھاگ آنا
٧۔ مومنہ بے خبر پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا لگانا۔

(٦٨) آخیر زمانہ کے دجالوں کی علامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں فریبی جھوٹے ایسے پیدا ہوں گے کہ وہ احادیث تمہیں سنائیں گے جو تم نے نہ سنی ہوں گی۔ نہ تمہارے باپ دادا نے۔ بچنا ان سے اور بچانا ان کو اپنے سے۔ کہیں تمہیں گمراہ کر کے فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

1۔ بخاری، حدیث 2766۔ مسلم، حدیث 89۔ ابوداؤد، حدیث 2874۔ نسائی، جلد 6، صفحہ 257
البزار فی کشف الاستار، صفحہ 109۔ مجمع الزوائد للہیثمی، جلد 1، صفحہ 103
مسلم الصحیح، مقدمہ، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء، جلد 1، صفحہ 12، حدیث 7

(۶۹) مسلمانوں کی بڑی جماعت میں رہو، ورنہ جہنم میں جاؤ گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (۱)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ میری امت کو یا فرمایا امت محمدی کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور ید اللہ جماعت پر ہے اور جو جدا ہوا، جدا کیا گیا جہنم میں۔

(۷۰) فتنہ و فساد کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں نجات ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب میری امت میں فساد یعنی اختلاف مذاہب ہو تو جو شخص

1۔ ترمذی فی السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، جلد 4، صفحہ 466، حدیث 2167
والحاکم فی المستدرک، جلد 1، صفحہ 201، حدیث 397
المناوی فی فیض القدیر، جلد 2، صفحہ 271
2۔ الطبرانی فی معجم الاوسط، جلد 5، صفحہ 315، حدیث 5414
دیلمی مسند الفردوس، جلد 4، صفحہ 198، حدیث 6608
ابن عدی، فی الکامل، جلد 2، صفحہ 327، حدیث 460
الذہبی فی میزان الاعتدال، جلد 2، صفحہ 270
العسقلانی فی لسان المیزان، جلد 2، صفحہ 246، حدیث 1033
السیوطی فی مفتاح الخیر، جلد 1، صفحہ 13

میرے راستہ کو مضبوط تھام لے اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(۷۱) علم عالموں کی موت سے اٹھ جائے گا اور جاہل عالم ہو جائیں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (۱)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ علم دین دنیا سے نہیں اٹھائے گا مگر علماء کی اموات کے باعث علم دین کم ہوتے ہوتے ایک عالم بھی حق گو نہ رہے گا، تو لوگ جاہلوں کو قاضی و مفتی بنا لیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دے کر گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

(۷۲) ایک فقیہ ہزار عابدوں سے شیطان پر زیادہ گراں ہے

حضرت ابن عباس سید المفسرین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عالم فقہ جاننے والا شیطان لعین پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ گراں ہے۔

1۔ متفق علیہ
2۔ الجامع الترمذی، کتاب العلم، جلد 1، صفحہ 48، حدیث 62681
ابن ماجہ، باب العلماء، جلد 1، صفحہ 81، حدیث 222۔ طبرانی معجم الاوسط، جلد 6، صفحہ 194
الترغیب والترہیب، جلد 1، صفحہ 57، حدیث 136

(۷۳) دوحریص کبھی سیر نہیں ہوتے ایک مبارک دوسرا منحوس ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: دوحریص کبھی سیر نہیں ہوتے حریص علم کہ علم کے حاصل کرنے سے سیر نہیں ہوتا۔ دوسرا حریص دنیا کہ اس کا پیٹ دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔

کاسۂ چشم حریصاں پُر نہ شد   تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نہ شد

(۷۴) وضو کرنے والے کی تمام خطائیں معاف ہوجاتی ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا: جو اچھی طرح وضو کرے، تو اس کی خطائیں اس کے جسم سے خارج ہوجاتی ہیں یہاں تک کہ ناخنوں تک کی خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

(۷۵) مسنون طریقہ پر وضو کرنے کی حدیث

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ

1۔ رواہ البیہقی

2۔ مسلم، حدیث 245۔ نسائی، جلد 1، صفحہ 91۔ ابن ماجہ، حدیث 285۔ احمد، جلد 1، صفحہ 66

يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔(1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے وقت۔

۱۔ دونوں ہاتھ پونچوں تک تین بار دھوئے۔

۲۔ پھر مضمضہ یعنی کلی فرمائی

۳۔ پھر ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا

۴۔ پھر منہ تین بار دھویا

۵۔ پھر داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا

۶۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا

۷۔ پھر تمام سر کا مسح کیا

۸۔ پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا

۹۔ پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا

پھر فرمایا: میں نے حضور ﷺ کو میرے اس وضو کی طرح وضو فرماتے دیکھا۔ پھر فرمایا جو وضو میرا جیسا کرے پھر دو رکعت (تحیۃ الوضو) پڑھے اور فرض تک کوئی بات نہ کرے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمائے۔

(۷۶) پاخانہ جاتے وقت یہ دعا مسنون ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

1۔ بخاری، حدیث 6433۔ مسلم، حدیث 244۔ بیہقی فی سنن، جلد 1، صفحہ 48

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

(۷۷) حضور ﷺ کو چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا، تمام نبیوں پر مجھے چھ باتوں کے ساتھ فضیلت دی گئی۔

۱۔ میرے کلام میں جامعیت عطا ہوئی۔

۲۔ مجھے رعب حقہ کے ساتھ منصور کیا گیا۔

۳۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا۔

۴۔ میرے لیے تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کو پاک کی گئی۔

۵۔ مجھے تمام مخلوقات کی طرف (عام اس سے کہ حجر ہوں یا شجر) بھیجا گیا۔

1۔ بخاری، کتاب الطہارت، باب ما یقول اذا دخل فی الخلاء
مسلم، کتاب الطہارت، باب ما یقول اذا دخل فی الخلاء
2۔ رواہ مسلم، مشکوۃ

۶۔ میرے وجود پر تخلیق انبیاء کو ختم کیا گیا۔

(۷۸) حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ۔ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہمارے لیے بہت سے اسماء ہیں۔ ہم محمد اور احمد ہیں۔ ہم وہ ماحی ہیں جس کے ساتھ اللہ کفر کو محو فرماتا ہے اور ہم وہ حاشر ہیں کہ لوگ ہمارے قدموں پر محشور ہوں گے اور ہم وہ عاقب ہیں کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۷۹) حضور ﷺ آدم علیہ السلام سے پہلے نبی تھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ (2)

1۔ الجامع الصحیح للترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی اسماء النبی، جلد5، صفحہ135، حدیث2840
مصنف ابن ابی شیبہ، جلد6، صفحہ311، حدیث31691
طبرانی، المعجم الکبیر، جلد2، صفحہ120، حدیث1520
2۔ ترمذی کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی فضل النبی، جلد5، صفحہ585، حدیث3609
احمد بن حنبل فی المسند، جلد4، صفحہ66، حدیث2362
الحاکم فی المستدرک، جلد2، صفحہ665-666، حدیث4209-4210
ابن ابی شیبہ فی المصنف، جلد7، صفحہ369، حدیث36553
الطبرانی فی المعجم الکبیر، جلد12، صفحہ92، حدیث12571۔ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء، جلد7، صفحہ123
البیہقی فی دلائل النبوۃ، جلد1، صفحہ17۔ ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ، جلد1، صفحہ148
ابن حبان فی الثقات، جلد1، صفحہ47۔ المعجم الصحابہ، جلد2، صفحہ127، حدیث591

خلاصہ ترجمہ

صحابہ نے عرض کیا: حضور ﷺ کے لیے نبوت کب ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس وقت جبکہ آدم علیہ السلام بین الروح والجسد تھے۔

(۸۰) حضور ﷺ کا نظیر محال ہے اور چند خاصہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَّوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَآئِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۔ ہم بروز قیامت اولادِ آدم کے سردار ہیں اور اس پر فخر نہیں (بلکہ اظہار نعمت کے لیے تمہیں بتاتے ہیں)

۲۔ ہمارے ہاتھ میں لواء ہوگا (یہ اظہار فخر نہیں بلکہ ذکر نعمت ہے)

۳۔ اور کوئی نبی آج تک نہیں آدم ہوں یا اس کے سوا۔ مگر یہ سب ہمارے جھنڈے تلے ہوں گے اور اس پر بھی فخر نہیں۔

۴۔ اور ہم اول ان لوگوں کے ہیں جو زمین سے باہر تشریف لائیں گے یہ بھی فخر یہ بیان نہیں۔

(۸۱) حضور ﷺ نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب فرمایا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

1۔ ترمذی فی السنن تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب من سورۃ بنی اسرائیل، جلد 5، صفحہ 308، حدیث 3148
ابن ماجہ فی السنن کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ، جلد 2، صفحہ 1440
احمد بن حنبل فی المسند، جلد 3، صفحہ 2، حدیث 11000
اعتقاد اہل السنہ، جلد 4، صفحہ 788، حدیث 1455

قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا(1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتی ہیں جو بیان کرے کہ حضور ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے۔ اس کی تصدیق نہ کرو۔ حضور ﷺ نے ہمیشہ بیٹھ کر بول فرمایا۔

(۸۲) پاخانہ سے باہر آنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ جب پاخانہ سے باہر تشریف لے جاتے تو فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ

(۸۳) مسواک کرنے کی فضیلت

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ(3)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ پاک کرنے والی خدا کو راضی رکھنے والی ہے۔

1۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی، مشکوۃ 2۔ رواہ ابن ماجہ، مشکوۃ
3۔ نسائی فی السنن، جلد 1، صفحہ 10۔ ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 70
ابن حبان، حدیث 1064۔ بخاری، حدیث 15814

(۸۴) وضو مسواک کے ساتھ ستر درجہ افضل ہے

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: اس نماز کو فضیلت دی گئی ہے جس کے (وضو میں) مسواک کی جائے اس نماز پر جس کے (وضو میں) نہ مسواک کی جائے، ستر درجوں تک۔

(۸۵) سو کر اٹھے تو اوّل تین بار ہاتھ دھولے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَّوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَہٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو ہاتھ برتن میں نہ ڈالے۔ جب تک تین بار دھو نہ لے۔ اس لیے کہ سونے والا نہیں جانتا کہ سوتے میں اس کا ہاتھ کہاں رہا۔

(۸۶) کافر مردے بھی ہم سے زیادہ سنتے ہیں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ ذَکَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ رَجُلًا صَنَادِیْدِ قُرَیْشٍ فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَآءِ بَدْرٍ

1۔ احمد، جلد 6، صفحہ 272۔ البزار فی کشف الاستار، حدیث 501۔ ہیثمی فی مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 98
ابو یعلیٰ فی کشف الخفاء، جلد 2، صفحہ 33۔ ابن خزیمہ، جلد 1، صفحہ 71۔ مستدرک للحاکم، جلد 1، صفحہ 146
2۔ متفق علیہ

خَبِیْثٍ مُّخْبِثٍ وَکَانَ اِذَا ظَھَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْرٍ الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِہٖ فَشُدَّ عَلَیْھَا رَحْلُھَا ثُمَّ مَشٰی وَاتَّبَعَہٗ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی قَامَ عَلٰی شَفَۃِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْھِمْ بِاَسْمَآئِھِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِھِمْ یَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَھَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَھَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ مَا اَقُوْلُ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ وَلٰکِنْ لَّا یُجِیْبُوْنَ۔ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے روایت فرمائی کہ سرکارِ ابد قرار ﷺ نے بدر والے دن چوبیس سردارانِ قریش کے مقتولین کے لیے حکم فرمایا کہ ان کی لاشیں بدر کے اندھے کنوؤں میں سے کسی اندھے کنویں میں ڈال دی جائیں اور حضور ﷺ نے بعد فتح بدر میدانِ بدر میں تین روز قیام فرما کر روانگی کا حکم فرمایا اور جب کجاوے کس گئے تو حضور روانہ ہوئے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ چلے کہ اس اندھے کنویں کے کنارہ پر حضور ﷺ نے تشریف لا کر ان لاشوں کو اس طرح پکارا۔ فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں کیا اب پسند آیا تمہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے بے شک ہم نے پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا۔ کیا تم نے بھی سچ پایا جو کچھ تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: حضور یہ کیا مردہ جسموں سے کلام فرمایا جا رہا ہے جن میں روح نہیں ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ید قدرت میں جانِ محمد ﷺ ہے۔ تم زیادہ سننے والے نہیں، جو میں کہہ رہا ہوں ان مقتولین سے اور ایک روایت

1۔ متفق علیہ

میں ہے تم اُن سے زیادہ نہیں سن سکتے لیکن یہ جواب نہیں دے سکتے۔

(۸۷) نوحہ کرنے والے اور ان کا ساتھ دینے والے ملعون ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور اس کے سننے والی پر لعنت فرمائی۔

(۸۸) اذان دیتے ہوئے کلمہ کی انگلی کانوں میں دی جائے

حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہما موذن رسول اللہ ﷺ اپنے جدامجد سے راوی ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ قَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی دونوں (کلمہ کی) انگلیاں کانوں میں ڈال کر اذان دیں اور فرمایا اس طرح تمہاری آواز بلند ہوجائے گی۔

(۸۹) حضور ﷺ کا بعد وفات وہی ادب ہے جو حین حیات میں تھا

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ كُنْتُ نَآئِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

1۔ ابوداؤد جلد 1 صفحہ 90۔ شرح ... جلد 3 صفحہ 289۔ مشکوۃ صفحہ 151

2۔ سنن ابن ماجہ، باب الاذان، حدیث 3۔ ترمذی، کتاب الاذان صفحہ 49، مکتبہ رحمانیہ

عَنْهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَ مِنْ اَهْلِ الطَّآئِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (1)

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں میں مسجد میں سو رہا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے کنکر مارا۔ اور فرمایا جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لاؤ۔ تو امیرالمومنین نے فرمایا تم کس جگہ کے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہم اہل طائف ہیں۔ فرمایا: اگر تم اہل مدینہ ہوتے تو تمہیں سخت تکلیف دیتا آوازیں مسجد رسول اللہ ﷺ میں بلند کرتے ہو۔

فائدہ

یعنی حضور ﷺ کی مسجد میں بھی لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ جو حکم سورۂ حجرات میں ہے، اس کا نفاذ فرمایا اور بتایا کہ جہاں حضور رونق افروز رہ چکے ہیں وہاں بھی آواز بلند کرنا سوء ادبی ہے۔

(۹۰) امام کے پیچھے مقتدی کچھ نہ پڑھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی

1۔ رواہ البخاری، مشکوۃ

2۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ، مشکوۃ شریف
سنن نسائی، کتاب الافتتاح، جلد 2، صفحہ 141، حدیث 921

جائے۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی کہو اور جب وہ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

(۹۱) امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں چاہیے

حضرت عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

قَالُوْا لَا يُقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ (1)

خلاصہ ترجمہ

تمام صحابہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے قرآن کریم نماز میں نہ پڑھیں۔

(طحاوی معانی الآثار، حاشیہ مشکوٰۃ، مرقاۃ)

(۹۲) امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے

اجماع صحابہ سے ہے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَّهٗ (2)

خلاصہ ترجمہ

جس نمازی کا امام ہے، تو امام کی قرأت اس مقتدی کی قرأت ہے۔ (از حاشیہ مشکوٰۃ)

(یہ حدیث آگے مفصل حوالے سے بھی آرہی ہے)

(۹۳) نماز کے بعد تسبیح جس سے خطائیں معاف ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ

1۔ مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ، جلد 1، صفحہ 406
سنن نسائی، کتاب الافتتاح، جلد 2، صفحہ 160۔ مسند ابوعوانہ، جلد 1، صفحہ 522

2۔ جامع المسانید، خوارزمی، جلد 1، صفحہ 331۔ موطا امام محمد، باب القرأۃ خلف الامام، جلد 1، صفحہ 96
طبرانی، المعجم الاوسط، جلد 8، صفحہ 43، (وعلیہ اجماع الصحابہ)

وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جو سبحان اللہ، ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۳ ہر نماز کے بعد پڑھے تو یہ ۹۹ تسبیح ہوئیں اور فرمایا پوری سو تسبیح اس طرح کرے کہ آخر میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار پڑھ لے، تو اس کی تمام خطائیں معاف ہیں اگرچہ دریا کی جھاگ کی مقدار ہی کیوں نہ ہوں۔

(۹۴) ہر قسم کی دینی و دنیاوی ذلتوں سے محفوظ رہنے کی دعا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے صاحبزادوں کو سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقُبُوْرِ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ ہر نماز کے بعد اس طرح تعوذ فرمایا کرتے تھے (یہ تعوذ برائے امت مرحومہ فرمایا جاتا تھا) دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقُبُوْرِ

(۹۵) جماعت کے ساتھ نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ افضل ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ

1۔ رواہ مسلم، مشکوٰۃ
2۔ مسلم، حدیث 2706

وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: نماز باجماعت فضیلت دی گئی ہے۔ تنہا نماز پڑھنے والے پر ستائیس درجہ۔

(۹۶) عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے گھروں میں زیادہ ثواب ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْءَۃِ فِیْ بَیْتِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلٰوتُہَا فِیْ مِخْدَعِہَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہَا فِیْ بَیْتِہَا(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا۔ عورت کی نماز گھر کے دالان میں اس کے گھر کے صحن سے افضل ہے اور کوٹھری میں اس کی نماز اس کے گھر سے افضل ہے۔

(۹۷) عطر لگا کر عورت باہر نکلے تو وہ زانیہ ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْءَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً(3)

خلاصہ ترجمہ

حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور بے شک عورت جب عطر لگا کر کسی

1۔ بخاری، حدیث 645۔ ترمذی، حدیث 215۔ مسلم، حدیث 650۔ نسائی، جلد 2، صفحہ 103، مالک فی الموطا، جلد 1، صفحہ 129

2۔ ابوداؤد فی السنن حدیث 570۔ ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 95

3۔ رواہ الترمذی وابوداؤد، مشکوۃ

جماعت سے گزرتی ہے تو وہ بھی ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(۹۸) صفیں سیدھی رکھنے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: صفیں سیدھی رکھا کرو اس لیے کہ نماز کال تسویہ صفوف پر ہی موقوف ہے۔

(۹۹) صدقہ غریب رشتہ دار کو دیا جائے تو صلہ رحمی کا بھی ثواب ہے

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَّهِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ کا ارشاد ہے، صدقہ مسکین پر تو صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار غریب کو اگر دیا جائے تو دوہرا ثواب ہے ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

(۱۰۰) روزہ میں سحری باعث برکت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

1۔ بخاری، حدیث 723۔ مسلم حدیث 433۔ ابن ماجہ، حدیث 993۔ ابوداؤد، حدیث 667 نسائی، جلد 2، صفحہ 91۔ ابن خزیمہ، جلد 3، صفحہ 22۔ ابن حبان، حدیث 2163

2۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی، والدارمی، مشکوۃ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: سحری کیا کرو، اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔

(۱۰۱) روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا کرتے: ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔

(۱۰۲) روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (3)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

1۔ مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور واستحبابہ، حدیث 2445
2۔ ابی داؤد فی السنن، جلد 2، صفحہ 306، حدیث 2357، مکتبہ ریاض الحدیثیہ
3۔ ابی داؤد فی السنن، جلد 2، صفحہ 307، مکتبہ ریاض الحدیثیہ

(۱۰۳) رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کی تاریخیں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْھَا یَعْنِیْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِیْ تِسْعٍ یَبْقَیْنَ اَوْ فِیْ سَبْعٍ یَبْقَیْنَ اَوْ فِیْ خَمْسٍ یَبْقَیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ (1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ لیلۃ القدر کو انتیس شب رمضان یا ستائیس شب رمضان یا پچیس شب رمضان یا تیئس شب رمضان یا آخری شب رمضان میں ڈھونڈا کرو۔

(۱۰۴) جامع دعا جو حضور ﷺ خود پڑھتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (2)

راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ (تعلیم امت کے لیے) یہ دعا فرمایا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

(۱۰۵) قیامت ہونے سے پہلے مدینہ بے دینوں سے پاک ہو جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَھَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ (3)

1۔ رواہ الترمذی، مشکوٰۃ   2۔ رواہ مسلم، مشکوٰۃ
3۔ مشکوٰۃ، باب من آثار القیامۃ، مسلم کتاب المناقب، باب المدینہ

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ شریر (بے دین) لوگوں سے پاک ہوجائے گا۔ جس طرح بھٹی لوہے سے میل کو نکال دیتی ہے (عام اس سے نجدی ہو یا رافضی خارجی)

(۱۰۶) مدینہ جانے، وہاں رہ کر تکالیف پر صبر کرنے اور وہاں مرنے کی فضیلت

ایک صاحب آلِ خطاب سے راوی ہیں،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِيْ اَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا:

۱۔ جو میری زیارت کو (یعنی خالص نیت میرے مزار کی حاضری کی کر کے (مرقاۃ) قصداً آئے وہ بروز قیامت میرا ہمسایہ ہوگا۔

۲۔ جو مدینہ میں سکونت اختیار کرے اور تکالیف پر صابر رہے تو بروز قیامت میں اس کا گواہ اور شافع ہوں گا۔

۳۔ جو مدینہ یا مکہ میں مرے تو بروز قیامت وہ امن میں ہوگا۔ (یعنی جزع فزع اکبر سے اور ہر قسم کی کدورت سے)

1۔ ابن حبان، جلد3، صفحہ52

(۱۰۷) حضور ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت حضور ﷺ کی زیارت ہے

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

فَمَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو حج کرے اور پھر میری قبر مطہر کی زیارت کرے تو وہ ایسا ہے جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

(۱۰۸) جوا حرام ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ (2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

۱۔ شراب پینے سے ۲۔ جوا کھیلنے سے

۳۔ طبلہ نوازی سے ۴۔ اور فرمایا نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔

1۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ

الطبرانی فی المعجم الکبیر، جلد12، صفحہ406۔ حدیث13496

الدارقطنی فی السنن، جلد2، صفحہ278، حدیث193

البیہقی فی شعب الایمان، جلد3، صفحہ489، حدیث4154۔ الہیثمی فی مجمع الزوائد، جلد4، صفحہ2

2۔ کنز العمال، جلد3، صفحہ74، کتاب الحدود، حدیث1394

(۱۰۹) سرخ لباس والے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب سلام نہ دیا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ(1)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص گزرا کہ اس کے جسم پر دو سرخ کپڑے تھے، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب سلام نہ دیا۔

(۱۱۰) شطرنج عجمیوں کا جوا ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ(2)

خلاصہ ترجمہ

شطرنج عجمیوں کا جوا ہے (اور جوا ہر قسم کا حرام ہے)۔

(۱۱۱) شطرنج کی مذمت

حضرت ابن شہاب راوی ہیں۔

اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللهُ الْبَاطِلَ(3)

خلاصہ ترجمہ

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے شطرنج کے کھیل کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ کھیل باطل ہے اور اللہ باطل کو محبوب نہیں رکھتا۔

1۔ رواہ الترمذی وابوداؤد ومشکوٰۃ۔ مشکوٰۃ، کتاب اللباس، صفحہ 271

2۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب التصاویر، صفحہ 387۔ 3۔ البیہقی، مشکوٰۃ المصابیح، باب التصاویر، ص 387

(۱۱۲) شطرنج کھیلنے والا گناہگار ہے

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں۔

اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شطرنج سوائے خطا کار کے اور کوئی نہ کھیلے گا۔

(۱۱۳) جاندار کی تصویر بنانا سخت گناہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔

كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ(2)

خلاصہ ترجمہ

ہر تصویر بنانے والا سخت گناہگار ہے اور نقشہ، شجر و مکانات کی تصویر جائز ہے۔

(۱۱۴) کبوتر بازی شیطانی کام ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَّتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَّتْبَعُ شَيْطَانَةً(3)

خلاصہ ترجمہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے لگا ہوا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

1۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 319، حدیث 4292

2۔ بخاری، مسلم، باب التصاویر

3۔ السنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 675۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 335، باب فی اللعب بالحمام

فرمایا: شیطان کی پیروی شیطان کررہا ہے۔

(۱۱۵) کلونجی سوائے موت کے ہر بیماری کی دوا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّوْنِيْزُ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ فرماتے ہیں، حبۃ السودا یعنی کلونجی میں شفا ہے ہر بیماری کی مگر موت سے نہیں۔ علامہ ابن شہاب فرماتے ہیں سام سے مراد موت ہے اور حبۃ السودا شونیز ہے (یعنی کلونجی سیاہ دانہ)۔

(۱۱۶) منتر جنتر بھی استعمال کرنے جائز ہیں، بشرطیکہ شرک کی باتیں نہ ہوں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جہالت میں منتر وغیرہ سے علاج کیا کرتے تھے تو ہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارا وہ منتر (جو زمانہ جہالت میں تم کیا کرتے تھے) میرے سامنے لاؤ۔ منتر میں کوئی نقص نہیں ہے اگر اس میں شرک کی بات نہ ہو۔

(۱۱۷) مسہلوں میں شافی مسہل سناء مکی ہے

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ نے فرمایا:

1۔ مشکوٰۃ، جلد2، صفحہ 387
2۔ صحیح مسلم، جلد2، صفحہ 242، باب استحباب الرقیہ

بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَآءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَآءٌ مِّنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَآءِ(1)

خلاصہ ترجمہ

اسماء تم کس چیز کا مسہل لیتی ہو؟ عرض کیا: شبرم کا۔ فرمایا سخت گرم، سخت گرم ہے۔ عرض کیا پھر کس چیز کا مسہل لوں؟ فرمایا سناء کا لو۔ کہ اگر کسی شے میں موت سے شفا ہوتی تو سناء میں ہوتی۔

(۱۱۸) علاج کرو مگر حرام چیز سے مجتنب رہو

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَآءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ(2)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے بیماری نازل فرمائی ہے اور دوا بھی اور ہر بیماری کے لیے ضرور دوا ہے تم دوا کیا کرو مگر حرام چیز کے ساتھ دوا نہ کرو۔

(۱۱۹) حضور ﷺ کی مثل شیطان خواب میں نہیں آسکتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ(3)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے ہمیں خواب میں دیکھا اس نے بیشک ہمیں ہی

1۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ
2۔ مشکوٰۃ المصابیح، صفحہ 388، باب الطب والرقی
3۔ متفق علیہ

دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان ہماری صورت کے اندر نہیں آسکتا۔

(۱۲۰) حضور ﷺ کے دست اقدس اور پائے مبارک صحابہ نے چومے

حضرت زارع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ وفد عبدالقیس میں سے تھے فرماتے ہیں۔

لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرِجْلَهٗ(1)

خلاصہ ترجمہ

جب ہم مدینہ آتے تو اپنی سواریوں سے جلدی کرتے (خدمت حضور ﷺ میں پہنچنے کے لیے) تو ہم دستِ اقدس اور پائے مبارک حضور ﷺ کے چومتے۔

فائدہ

اسی بناء پر علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اگر عالم کامل شرافت دینی رکھنے والے کے دست و پا چومے جائیں تو مستحب ہے اور اگر خوشامد دنیاوی کے لیے دنیا دار کے پاؤں چومے تو شدید مکروہ ہے۔

(۱۲۱) حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں تراویح ۲۰ رکعت اور تین وتر جماعت سے ہوتے تھے

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ كَانَ النَّاسُ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ يَقُوْمُوْنَ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً(2)

1۔رواہ ابوداؤد، مشکوۃ

2۔موطا امام مالک، کتاب الصلوۃ فی رمضان، جلد1، صفحہ115، حدیث 2528

بیہقی السنن الکبریٰ، جلد2، صفحہ492۔شعب الایمان، جلد3، صفحہ177

خلاصہ ترجمہ

فرماتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عہد عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں رمضان المبارک کے اندر تیئیس رکعت سے قیام کرتے تھے۔ یہ حدیث اسلام کی تیرہویں کتاب کے صفحہ 212 مصنفہ مولوی رحیم بخش سابق امام مسجد چینیانوالی میں بھی ہے۔

(۱۲۲) مقتدی پر قرأت لازم نہیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ(1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کے لیے امام ہے اس کو امام کی قراءت کافی ہے۔

اس حدیث کو بھی اسلام کی تیرہویں کتاب مؤلفہ مولوی رحیم بخش میں نقل کیا ہے۔

(۱۲۳) نجد سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور فتنہ وفساد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ(2)

1۔امام محمد بن حسن شیبانی، موطا امام محمد، صفحہ 323، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

امام علی بن عمر دارقطنی، سنن دارقطنی، جلد1، صفحہ320، مطبوعہ نشر السنہ ملتان

2۔رواہ البخاری، مشکوۃ۔بخاری کتاب الفتن، جلد2، صفحہ2598

ترمذی، کتاب المناقب، جلد5، صفحہ833۔مسند احمد بن حنبل، جلد2، صفحہ118

ابن حبان، جلد16، صفحہ290

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے دعا کی: الٰہی ہمارے شام و یمن میں برکت عطا فرما (نجدیوں نے جو حاضر تھے) عرض کی، حضور ﷺ ہمارے نجد کے لیے بھی دعاء برکت فرمائیں۔ حضور ﷺ نے پھر وہی دعا کی کہ الٰہی ہمارے شام و یمن میں برکت عطا فرما۔ غالباً سہ بار جب نجدیوں نے عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ (یعنی گمراہ جماعت وہابی) نکلے گا۔

(۱۲۴) امت مرحومہ کی خطاء سہوی و جبری اللہ معاف کرے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا۔ بے شک اللہ میری امت سے اس گناہ کو معاف کرتا ہے جو بلا قصد ہو جائے یا بھول کر ہو جائے یا کوئی جبراً اس سے کرائے۔

(۱۲۵) حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے کو مبارک باد

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

1۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی، مشکوۃ
ابن ماجہ، سنن، کتاب الطلاق، باب طلاق المکرہ والناسی، جلد 1، صفحہ 659، صفحہ 2043
ابن حبان فی الصحیح، جلد 16، صفحہ 202، حدیث 7219
الحاکم فی المستدرک، جلد 2، صفحہ 216، حدیث 2801
دارقطنی فی السنن، جلد 4، صفحہ 170، حدیث 33
بیہقی فی السنن الکبریٰ، جلد 7، صفحہ 356، حدیث 14871
مسند الشامیین، جلد 2، صفحہ 152، حدیث 1090

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ (1)

خلاصہ ترجمہ

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اسے مبارک باد جس نے میری زیارت کی (عام اس سے کہ خواب میں یا بیداری میں) اور سات بار مبارک باد اسے، جو زیارت نہ کر سکا اور ایمان لا کر میرا غلام بنا۔

انتباہ

اس میں صحابہ کرام پر فضیلت متاخرین نہ سمجھی جائے۔ بلکہ یہ شان قبولیت اور محبت محض کا درجہ دکھایا ہے کہ بغیر دیکھے غلامی قبول کرنے والے پر سات مبارک باد، ورنہ صحابہ کے ہم مرتبہ تو غوث و قطب بھی نہیں ہو سکتے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

1۔ مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 257، الرقم 22268
ابن حبان فی الصحیح، جلد 16، صفحہ 216، حدیث 7233
الحاکم فی المستدرک، جلد 4، صفحہ 96، حدیث 6994
الطبرانی فی المعجم الکبیر، جلد 8، صفحہ 2598، الرقم 8009
ابویعلی فی المسند، جلد 6، صفحہ 119، حدیث 3391